

ان شاء اللہ تعالیٰ

ترجمہ: اگر تم اللہ کی مدد کرو گے تو وہ تمہاری مدد کرے اور تمہاری مدد کرے تو تم کوئی کام نہ کر سکتے۔

مجلس مرکزی حزب انصار مجاہدین  
ادارہ عالیہ مجاہدین عسکریہ رنجیت پور کا ترجمان

پندرہ مارچ

شہید حیدر علی

مجاہدین کے ..... دور رس  
عوام کے ..... پیڑھ پڑھ  
بریا و ممالک غیر کی سوا دور رس  
قادرین کے لئے شہادت  
سرانگیزی ماہ کی یکم کو کھیر  
پنجاب سے شائع ہوتا ہے  
فی حربہ

# شمس الاسلام

جریدہ

مدنی  
ظہور احمد بٹوی

اغراض و مقاصد

۱۔ صحیح اسلامی اصولوں کے  
ماقت مسلم نوجوان کی عسکری تنظیم  
۲۔ تبلیغ و اشاعت و تحفظ اسلام  
۳۔ احیاء اشاعت علوم و مینیہ  
بذریعہ دارالعلوم عزیز  
۴۔ اصلاح رسوم و بائیں  
شریعت اسلامیہ

جلد ۱۱  
کھیرہ پنجاب، ۲۱ محرم الحرام ۱۳۵۹ھ مطابق یکم مارچ ۱۹۴۰ء  
نمبر ۲۰

## فہرست مضامین

- ۱۔ ملاحظات ..... ۲
- ۲۔ خاکساری تحریک اور اس کے مقاصد ..... ۳
- ۳۔ حلاۃ الاقامہ فی الصلاة والسلام علی سید الانام ..... ۵
- ۴۔ القول الصبیح فی اثبات حیات المسیح ..... ۷
- ۵۔ افضل البشر بعد الانبیاء ..... ۸
- ۶۔ الانبیاء علی الانشقاق (مشرقی کا تذکرہ غلط) ..... ۹
- ۷۔ رضا کاران الفارس ..... ۱۰
- ۸۔ مشرقی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا قائل بنیں! ..... ۱۱
- ۹۔ تقدس مآب حضرت فخر صاحب مان قلی کا بیان ..... ۱۲
- ۱۰۔ مشرقی کے احکام اور نیضے ..... ۱۳
- ۱۱۔ مشرقی کی معافی کا ایک بین ثبوت ..... ۱۴
- ۱۲۔ زبان اردو کے حقیقی مرکز ..... ۱۵
- ۱۳۔ شمس اسلام کا طلوع ..... ۱۶

## اطلاع

جلد سالانہ کی مصروفیات کی وجہ سے ۱۶ مارچ کا پرچہ شائع نہ ہوگا  
لہذا ۱۶ مارچ اور یکم اپریل کے پرچے اکٹھے یکم اپریل کو شائع ہوں گے  
یکم اپریل سے جریدہ ۲۰ سائز پر شائع ہوگا۔  
(منیچرا)

مجلس مرکزی  
حزب انصار کی دسویں عظیم الشان سالانہ تبلیغی

## کالفرنس

بمقام جامع مسجد کھیر موضع ۱۶/۱۷/۱۸ مارچ ۱۹۴۰ء بروز جمعہ تہ توار مطابق ۵  
۱۶ صفر ۱۳۵۹ھ موافق ۱۶/۱۷/۱۸ مارچ ۱۹۴۰ء نہایت تنزک و احتشام سے  
منعقد ہوگی جس میں نامور علمائے کرام و مشائخ عظام اور زعمائے ملت  
شریک ہوں گے، علاوہ ازیں فوج محمدی کا کیمپ بھی ہوگا مصنوعی جنگ کے  
علاوہ اسلامی فوجی مظاہرہ بھی ہوگا۔ قارئین شمالی پنجاب کے مسلمانوں  
کے اس شاندار اجتماع میں شامل ہونے کے لئے تیار رہیں۔

منیچرا



دزم و نم

فوج محمدی مجلس مرکزی پاکستان  
کی کارگزاری

## ملاحظہ

راولپنڈی ۵ فروری بروز رات و خطیب اہلسنت مولانا مولوی مولاجبش و مولانا مولوی محمد شریف صاحب و مولانا مولوی محمد عبد الرحیم صاحب انصار المسلمین و مولانا مولوی محمد صاحب مولوی علی پور فرانس ضلع راولپنڈی مسلمانانہ کی امتداد پر تبلیغ کے لئے کثرت شریعت لے گئے۔ اس لئے کہ وہاں برکعت کرنے امت شریعت کے پیچھے بروا مسلمانوں کو اسلام سے برگشتہ کرنے کے لئے گاؤں مذکور میں پہنچ چکے تھے۔ گاؤں والوں نے انہی دعوت کو قبول نہ کیا بلکہ جواب دیا کہ ہم علماء کو بلا کر دیانت کریں گے کہ یہ تبلیغ تحریک میں شامل ہونا کیسا ہے؟ شرعاً جائز ہے یا ناجائز۔ اس جواب کو سن کر خاکسار کھسکا نے سے ہو گئے۔ گاؤں والوں نے سمجھ لیا کہ دال میں کالا کالا ضرور سے چنا چھ انہوں نے جماعت انصار المسلمین کو دعوت دی۔ اور ارد گرد کے علاقہ کھنڈر لانی وغیرہ موصیفات میں منادی کرادی لوگ سینکڑوں کی تعداد میں موقع علی پور فرانس پہنچ گئے۔ اور خطیب اہلسنت مولانا مولوی مولاجبش صاحب مداح اپنی جماعت مذکورہ کے ٹھیک گیارہ بجے دن کے پہنچ گئے پرے ۱۱ بجے جلسہ شروع ہو گیا۔ آغاز تلاوت قرآن و سنت خوانی سے عزیز محمد افرطاب علم نے کیا تلاوت اور سنت خوانی کے بعد حضرت خطیب اہلسنت صاحب نے سلسلہ تقریر شروع فرمایا۔ محرم الحرام کی تقریب کی مناسبت کی بنا پر فلسفہ شہادت بیان فرمایا۔ حضرت امام عیسیٰ کی شہادت کے صحیح حالات نہایت ہی درد انگیز اور اچھے میں بیان فرمائے۔ بعد ازاں آپ نے مسٹر مشرقی کے نظریہ اطاعت امیر کی بحال تردید کی حاضرین جلسہ بے حد متاثر ہوئے۔ اور انہوں نے عہد کیا۔ کہ وہ کسی بیلیج بردار خاکسار کو اسے گاؤں کی حدود کے قریب تک بھیجئے نہ دیں گے۔ خطیب اہلسنت کے بعد مولانا مولوی محمد شریف صاحب مداح عربی مدرسہ انصار المسلمین نے ایک برادر اور مدلل خاکسار شکیں نظر فرمائی اور مسٹر عنایت اند مشرقی کے تقریبات کو واضح فرمایا۔ تمام لوگ کانوں پر ماتھے دھر رہے تھے اور وعدہ کر رہے تھے۔ کہ ہم بھولے سے بھی خاکسار کی تحریک کے قریب نہ جائیں گے۔

اختتام جلسہ برانصار المسلمین کی جماعت علی پور فرانس میں شاندار طریقہ پر قائم کی گئی ایک سو نصرت کا نشانہ قیام مواتر اسی وقت لوگوں نے اپنے کندھوں پر لٹکا لئے۔ اور فوج محمدی کے سپاہیوں میں اپنے آپ کو بھرتی کیلئے پیش کیا۔ حضرت مولانا مولوی محمد عبد الرحیم صاحب انصار المسلمین نے تمام سپاہیوں کو تو اعد پرید فوجی کے ابتدائی مرحلے میں لکھنؤ کرانے اور یہ اسلامی اجتماع پارچہ بچے شام بخیر و خوبی ختم ہوا۔ اور خطیب صاحب مداح اپنے رفقاء کے آگے بڑھے رات کے راولپنڈی وفد انصار المسلمین میں ہجرت تمام پہنچ گئے۔

(سکریٹری انصار المسلمین راولپنڈی)  
لکھنؤ، یکم محرم الحرام کو یوم شہادت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ منایا گیا۔ اور شاندار جلسہ منعقد ہوا جس میں متعدد

علمائے کرام نے تقریریں کیں جلسہ کا انتظام فوج محمدی کے باوردی رضا کاروں نے حسن و خوبی کے ساتھ انجام دیا۔ لکھنؤ میں "فوج محمدی" کی تحریک دن بدن مقبولیت حاصل کر رہی ہے۔

کان پور، حضرت مولانا ظہور احمد صاحب گلو کی حقانی افروز نقشبندی نے مسلم نوجوانوں کے دلوں میں مذہبی غیرت پیدا کر دی ہے۔ اس جگہ "فوج محمدی" میں شمولیت کیلئے فوجوان اپنے آپ کو پیش کر رہے ہیں۔ محمد فاروق صاحب چوہدری نور محمد صاحب، غلام حسین صاحب مسلم و دیگر سرکردہ کارکن اس تحریک کے ساتھ یوری وچپی کا اظہار کر رہے ہیں۔ "فوج محمدی" کے ناظم دفتر خطاب نور محمد صاحب مقرر کئے گئے ہیں۔

کلکتہ، حضرت امیر حزب الانصار کی متعدد تقریر کلکتہ میں بداری کا باعث ثابت ہو رہی ہیں۔ خاکسار کے مقابلہ میں علمائے کرام کا متحدہ محاذ قائم ہو چکا ہے مولانا عبداللہ صاحب دانا پوری صدر کلکتہ مسلم لیگ، مولانا مفتی سید محمد عظیم الاحسان صاحب مفتی جامع مسجد ناخدا - مولانا قمر الدین صاحب ترمو وغیرہ سرکردہ علمائے کرام اس فتنہ کے اقتداد کی طرف متوجہ ہو چکے ہیں۔

مولانا مشتاق احمد صاحب مدرسہ دارالعلوم عالمیہ کلکتہ سے خاکسار ایک تحریر حاصل کرنے میں کامیاب ہوئے تھے جس میں مولانا نے خاکساروں کے اصول سے لاعلمی کی بنا پر تحریک میں شمولیت کو جائز قرار دیا تھا۔ حضرت امیر حزب الانصار نے برقاقت مولانا محمد حسین صاحب، مولانا قمر الدین صاحب و مفتی مولانا سید عظیم الاحسان صاحب حضرت مولانا نے مکان پر حاضر ہو کر خاکساری لٹریچر پیش کیا۔ اچھ لکھ کر خاکساری لٹریچر کے مطالعہ کے بعد مولانا مدوح نے اپنی پہلی تحریر سے رجوع کا اعلان فرمادیا۔ نیز یہ بھی ظاہر فرمایا۔ کہ خاکساری لٹریچر کے مطالعہ کے بعد میری رائے میں خاکسار تحریک مذہب اسلام کے ساتھ کھلی دشمنی کے برابر ہے۔

مولانا مدوح کا یہ اعلان روزنامہ عصر جدید، کلکتہ میں شائع ہو چکا ہے۔

حضرت امیر حزب الانصار امیر مسلم جالندھر، دہلی - کانپور کلکتہ سے ہوتے ہوئے ۱۸ فروری کو کراچی (پنجاب) پہنچے وہاں مولوی تمیز الدین صاحب وزیر حکومت پنجاب کی صدارت میں علمائے کراچی کی کانفرنس منعقد ہوئی۔ مولانا مدوح کو اس کانفرنس میں شمولیت کے لئے خاص طور پر دعوت دی گئی تھی۔ آپ نے اس کانفرنس میں علمائے کرام کو ان کے فرائض سے آگاہ کیا اور آنے والے خطرات سے متنبہ کرتے ہوئے مسلمانوں کی مذہبی زندگی کی اصلاح اور ان کے مذہبی نصب العین کو قائم رکھنے کے لئے زبردست جدوجہد کی تلقین کی۔

مولانا مدوح وہاں سے ڈھاکہ تشریف لے گئے اور اغلباً مارچ کو واپس بھیرہ پہنچ جائیں گے۔

مولانا عبد الرحمن صاحب نے جوڑہ، بلو، ساسی وال اور پنڈو ادھان کا تبلیغی دورہ فرمایا۔ اور آج کل بھیرہ میں مقیم ہیں۔ مولانا میر شاہ صاحب لیائی کے علاقہ کا دورہ فرمایا۔ اور مولانا حبیب اللہ صاحب پنجاب کے قصبہ میں خاکساریت کی تردید کا فریضہ انجام دے رہے ہیں۔

## اعتماد

حضرت مدیر صاحب کی غیر حاضری کی بنا پر جریدہ کے مضامین کی ترتیب میں خامیاں موجود ہیں۔ انشاء اللہ ماہ اپریل سے حضرت مدیر صاحب کی تقراتی میں حسیہ کی دچھپیوں میں مزید اضافہ ہوتا رہے گا۔

۱۶ مارچ کا پرچہ شائع نہ ہوگا۔

جلسہ سالانہ کی وجہ سے ۱۶ مارچ کا پرچہ شائع نہ ہوگا ۱۶ مارچ اور یکم اپریل کے پرچے ۱۷ مئی کے یکم اپریل کو شائع ہوئے گئے۔ یکم اپریل کو پرچہ ۱۳۰۲۳۳ سائز پر شائع ہوگا۔ قارئین مطلع رہیں۔

## بنگال میں فوج محمدی کی تحریک کا آغاز

سن ۱۳۵۵ھ میں جماعت کا قیام  
ڈھاکہ میں مولانا ظہور احمد صاحب گلو کی تقریر مسجد کامیاب اور نتیجہ خیز ثابت ہو رہی ہیں۔ فوج محمدی کی تحریک میں لوگ شامل ہو رہے ہیں۔ عا اہل بنگال ڈاکٹر محمد شہید اللہ صاحب ایم۔ اے۔ بی۔ ایل رکلکتہ ڈی۔ بی۔ بی۔ ایس ڈاکٹر ڈی۔ ایل ریسرچس یونیورسٹی حال پروفیسر ڈھاکہ یونیورسٹی، مولانا رشید الدین صاحب سیکریٹری خدام الاسلام مولوی صدیق احمد صاحب و دیگر کارکن اس تحریک میں شامل ہو چکے ہیں ڈاکٹر صاحب نے تمام بنگال میں اس تحریک کو رائج کرنے کیلئے بنگالی زبان میں لٹریچر کی اشاعت کا فیصلہ کیا ہے۔ آپ علمی دنیا میں شہرت کے مالک ہیں۔ اعلیٰ تعلیم یافتہ ہونے کے علاوہ اسلامی عقائد کا دلورہ اپنے سینہ میں رکھتے ہیں۔

مولانا شمس الحق صاحب صدر مدرس اشرف العلوم ڈھاکہ اور حضرت مولانا ظفر احمد صاحب نقاوی نے بھی تحریک کے ساتھ دلچسپی کا اظہار فرمایا۔ امید ہے کہ یہ خالص اسلامی تحریک بنگال میں اسلامی بیداری پیدا کر دے گی۔

بنگال میں جو صاحب فوج محمدی کی تحریک کو فروغ دینا چاہیں وہ ڈاکٹر صاحب سے ۹۹ بیگم بازار روڈ ڈھاکہ کے پتہ پر خط و کتابت کریں۔

(منجانب ادارہ عالیہ محمدیہ عسکریہ)



# خاکساری تحریک اور اس کے مقاصد

(انجذاب حضرت مولانا حافظ قاری محمد طیب صاحب مہتمم دارالعلوم دیوبند)

الحمد لله وسلام على عباده الذين اصطفى  
میں اس وقت شرعی حیثیت سے یعنی فتویٰ اور حکم کے طور پر اس مضمون میں کچھ عرض کرنا نہیں چاہتا کہ اس کا اہل بھی نہیں ہوں اور اہم خاکساری کے متعلق رائے قائم کرنے میں بھی اتنا اونچا جانے کی ضرورت بھی نہیں جبکہ خود خاکساری کے اصول ہی اس کے مسلک پر حکم لگانے کے لئے کافی دلیل کی حیثیت رکھتے ہیں اس لئے ذیل کی چند سطویں جو کچھ بھی کلام کر دں گا وہ خاکساروں ہی کے بعض اصول پر ہو گا۔

خاکساری تحریک کی سطح عسکریت سے بڑھتی ہے بلکہ اسلحہ خارجہ میں سے کوئی سہتیار نہیں ہے تاہم جبکہ خاکساروں نے یہ فرض کر لیا ہے کہ کسی ڈھونڈنے کا سلیب ہی کوئی خون آشام سمجھا رہے جس سے عسکریت کا نظام قائم ہو جائیگا اس لئے ہم بھی بخوشی دیر کے لئے یہ فرض کئے لیتے ہیں۔ کہ سلیب تحریک کوئی عسکری تحریک ہے۔

اسی عسکریت کی سطح کو دیکھ کر بہت سے سادہ لوح اس تحریک کا شکار ہو رہے ہیں اور انہیں اس کا اندازہ نہیں ہوتا کہ اس جیکڈ اسلحہ کے نیچے کیا کیا ظلمتیں پوشیدہ ہیں۔ یہ صحیح ہے کہ ایک منافع کے قالب کو دیکھ کر سطح میں آدمی یہی کہہ سکتا ہے کہ وہ اسلام کا ایک لائق فرد ہے۔ لیکن اسی وقت تک جب تک کہ اس کے قلبی حالات کا اندازہ نہ ہو جو چشم بصارت سے نہیں بلکہ عین بصیرت سے ہونا ہے اسی طرح ہر تحریک میں قالب بھی ہوتا ہے اور قلب بھی اس میں سطح بھی ہوتی ہے اور عین بھی۔ ضروری نہیں کہ تمام تحریکات کا سطح و عین ایک ہی ہو اور قلب و قالب یکساں ہوں۔ لیکن اس کی گہرائیوں کا نتیجہ صرف وہی جلا سکتے ہیں جو گہری نظر بھی رکھتے ہوں محض سطح کو دیکھ کر لینا کوئی تکمال نہیں ہے کہ ہر عامی آدمی بھی الیا کر سکتا ہے۔

علمائے اسلام کی اصابت  
قادیانی کمپنی کی تحریک کے آغاز میں ہر مخلص مسلمان یہ دیکھ کر اس کی طرت مائل ہوتا تھا کہ اس کا نظم نگذریب ہو تنظیم اعلیٰ سے اور نظم کئے

ماستحت جوش عمل سے کوئی کہتا تھا کہ اس کی تبلیغ قابل داد ہے جو ہر ہند اور خصوصاً لوہین ممالک تک پہنچ چکی ہے لیکن علمائے حقانی نے ان کی تنظیم کی سطح اور تبلیغ کے نتیجہ خوردہ ڈھانچوں کی گہرائی میں مسلمانوں کے دین و مذہب کے لئے جو تخریبی مولائیاں پہنا دی ہیں ان سے عوام کو مطلع کیا اور مسلمانوں نے علماء کی نصیحت نہ سنی اور یہ سمجھا کہ یہ شاید اپنے حلو سے ماند ہے یا اپنی مرجعیت کی خبر نہ ماننے سے جو جس رقابت میں الیا کر رہے ہیں۔ لیکن آخر کار نتیجہ کی مخفی چیز کی سطح پر آجائے سے انہیں اندازہ ہوا کہ قادیانی تحریک کی باطنی تیرگی اس کی سطحی جھپک میں نہ چھپ سکی۔ اور اوپر کا ملمع چند ہی دن کے بعد اڑ کر اصلیت نمایاں ہو گئی۔ اسی طرح

آج خاکساری تحریک کی سطح نظم و تنظیم بھی ہے خدمت خلق بھی ہے عسکریت بھی ہے اور فوجی نظام بھی ہے لیکن اس کے اندر کیا ہے؟ تحریک علم بھی ہے تحریک دیانت بھی ہے صلح و رشد کا خاتمہ بھی ہے اور مذہبی نظم کی درہمی بھی جسے علماء حقانی واضح کر رہے ہیں مگر عوام الناس جنہیں ہمیشہ گہرائی سے سٹ کر سطحی جھپک دیکھنے کی عادت ہے آج بھی علماء پر وہی الزام قائم کر رہے ہیں جو فتنہ قادیانیت کے آغاز میں کر چکے ہیں اگر ان کے افواج اس تحریک کی بنیاد عسکریت اور فوجی نظم پر ہے اور بیچہ بیچ افواج کوئی آہل خارجہ ہے تو کچھ شبہ نہیں کہ یہ تحریک توگوں کے دعوئے کیطابق ایک سیاسی تحریک ہے پھر ظاہر ہے کہ سر سیاسی نظام اپنے اندر دو پہلو رکھتا ہے ایک تحریک اور ایک تعمیر کسی نظام میں اولاً اپنی تعمیر مقصود ہوتی ہے اور ثانیاً مخالف کی تحریک اور کسی میں بالعکس۔ سوال یہ ہے کہ خاکساری کے اس سیاسی نظام میں تحریک و تعمیر کے وہ دو پہلو کیا ہیں؟

## خاکساری نظام اسلام کی تحریک اور عیسائی حکومتوں کے نظام کے استحکام کیلئے ہے

ہم جہاں تک غور کرتے ہیں یہ تحریک اسلامی اور مذہبی نظام کی تحریک اور ہندوستان میں عیسائی حکومت کے نظام کی تعمیر اور تشدید پر مشتمل ہے۔ کیونکہ تحریک کے بانی مشرقی صاحب کی تمام تصانیف کا خلاصہ و جوہر سمجھتی ہیں۔ انگریز صانع اور اخبار اور ابرار اور مطبع حق میں۔ لہذا خاکساروں کو ان کے بوٹ صاف کرنے چاہئیں۔ اور مسلمان بالخصوص علماء اسلام اشرا و نجار اور باغی حق میں۔ لہذا ان کو ان کے حجروں اور مسجدوں سے نکال دینا چاہئے وہ ایسے جراثیم ہیں کہ جب تک قوم ان سے پاک نہ ہوگی، پاپ نہیں نکلتی انگریزوں کے مشعلت حسب ذیل تصریحات ملاحظہ فرمائیے :-

”انگریزوں اور عیسائیوں کے جنگلوں پر جا کر بخوجت و خطر خدمت کے لئے درخواست کی جائے انگریز ملاقات کے لئے باہر نکلے تو بیچے کو کڑھ پر رکھ کر اور دیش ہاتھ کو دھما کے سے بیچے کے دھننے پر چٹا کر نوجی سلام کیا جائے کچھ پوچھے تو اس کا مشانت اور ادب سے جواب ہو جواب میں عاجزی نظر آئے خواب کر خطاب ہو۔ الغرض انگریز کو ملک کا بادشاہ سمجھ کر اس کو ”شہانہ“ اور فیاضانہ سلوک کیا جائے۔ یاد رکھا جائے کہ زمین کی بادشاہت دینے والا خدا ہے جسکو مناسب سمجھتا ہے دیتا ہے کسی خدمت کے لئے انگریز کے تو نہایت مستند ہو کر اور خلوص سے کی جائے حتیٰ الوسع انگریزوں کے مجلسی ادب کا لحاظ کیا جائے سالار عامل افوار کے روزانہ کے پاس نہ جائیں یہ انکے

آرام کا دن ہے لیڈیوں سے چند قدم دور رہ کر باتیں کی جائیں۔ ان کو خطاب کر خطاب کریں۔ انگریزوں کی خدمتیں۔ یہ بھی ہوں تو بھی مائلوں کو اپنی خاکساری اور دوستی کے اظہار کے لئے انگریزوں کے پاس ضرور جانا چاہئے ان کے خالساموں اور سروں کے گھروں کی خدمت نہایت خلوص سے ہو۔ انگریز افسر دورہ کرتے ہوئے کیمپ سے باہر اڑیں تو سالاروں کو ان کی خدمت کے لئے مقررہ وقت پر جانا چاہئے خالساموں کی وساطت سے ان کے کھانے پینے کا سامان فراہم کریں ان کے لئے مرغیاں اور انڈے مناسب داموں پر پیدا کریں۔ پانی کا سامان فراہم کریں۔ خیموں کے کھانے پینے یا کھانے میں مدد دیں۔ ان کے گھوڑوں کی خدمت کریں۔ گھوڑے کے لئے گھاس کھانے نرغ پر پیدا کریں۔“

۲۱۔ اصلاح ۱۲ اپریل ۳۵ء ص ۱۱  
میرا سر خاکسار کو سبق ہے کہ وہ قانون وقت کے خلاف کچھ نہ کرے۔ میں بے خوف و خطر کہتا ہوں کہ خاکسار جھڑک مسلمان ہندو، سکھ، عیسائی اچھوت کی بے مزد خدمت کرتا ہے اسی طرح اور اسی دلی سے انگریز کی خدمت بھی کرے۔ اس کے دکھیں تحریک ہو بے خوف و خطر اپنی خدات پیش کرے میں بے خوف و خطر اعلان کر چکا ہوں کہ مجھے انگریز کی حکومت سے بہتر اس وقت کوئی حکومت نظروں میں نہیں آتی۔“

۲۲۔ اصلاح ۸ جنوری ۳۵ء ص ۱۱  
خاکساری فتنہ طبع خیم ۳۵ء  
مشرقی کے دام افتادہ ایم، اہل ہسی پرخش خان نے کونسل سرحدیں تقریر کرتے ہوئے کہا تھا :-  
۳۳۔ تحریک (خاکساری) کے بنیادی اصول کے مطابق خاکساروں کا فرض ہے کہ وہ سرکاری عہدیداروں کو بھی ملاقات کے وقت سلامی دیں اور موقع ملے پر یونین افراد کی خدمت کریں  
۲۴۔ اصلاح ۸ جنوری ۳۵ء ص ۱۱  
خاکساری فتنہ حوالہ مذکورہ

علماء کی نسبت حسب ذیل بیان پڑھے چنانچہ اس نے علمائے اسلام کے خلاف ایک زمرہ ملامتوں اپنے اخبار میں شائع کیا جس میں یہ جملہ بھی درج ہے کہ :-

۱۔ اے مسلمان! یاد رکھو، یہ فتویٰ باز علماء ہندو راہ میں سنگ گراں ہیں ان کو ملیا سیٹ کر دو۔“  
۲۔ اصلاح ۱۸ اگست ۳۵ء ص ۱۲  
خود مشرقی ...

۳۔ میں کھلے طور پر انگریز سے دوستی کا مشرت ہوں۔

۴۔ بشرطیکہ وہ کھلے طور پر قرآن پر جو کہ ہماری مذہبی اور الہامی کتاب ہے چلنے میں رکاوٹ نہ ڈالیں میں ہندوستان کے ہر مولوی کی بیخ و بن اکھاڑ کر دیوں گا۔ جو قرآن سے فریب کرتا ہے لیکن میں نہایت ایمان داری سے کہتا ہوں کہ ہمیں حکومت کو ناحق کسی لہجہ میں ڈانڈنا نظر نہیں۔“  
۲۵۔ اصلاح ۲ جولائی ۳۵ء ص ۱۳

اسی قبیلے والے مضمون میں مشرقی قسطنطنیہ سے :-  
 (۱۳) میرالیقین ہے کہ اگر سلطان سنجریا غازی مصطفیٰ  
 کمال کی تلوار مند و نشان میں ہوئی تو اس عظیم الشان  
 جرم یعنی سمت قبلہ کے غلط ہونے کے جرم کے  
 بدلے میں ہندوستان کے تمام ملاؤں کو جو اس کے  
 ذمہ دار ہیں، یکسو ترغیب کر دیتی اور ان کا قصہ یکے  
 پاک ہو جاتا۔ (الاصلاح ۸ اکتوبر ۱۹۳۷ء صفحہ  
 کالم ۳) حوالہ خاکری فتنہ صفحہ

(۱۴) مولوی کا لفظی اسکے مترادف ہے جس راہ پر  
 وہ چل رہا ہے غلط ہے ہم مولوی کے لفظ کو دنیا سے  
 ہٹا کر اسلام کے پیچھے اور بے لاگ سپاہیوں کی  
 جماعت پیدا کرنا چاہتے ہیں۔

(الاصلاح ۹ جون ۱۹۳۷ء صفحہ ۷)

(۱۵) مولوی اور ملا اب مرتبہ قریب دین کر نے کے  
 قابل ہیں اور جب تک ان کے وجود کو دنیا سے  
 نیست و نابود نہ کر دیا جائیگا، اندھیرا کبھی دور نہ ہوگا۔  
 (الاصلاح حوالہ مذکورہ)

## عیسائیوں کے نظام حکومت کی تباہ کاریاں

دنیا میں یہ مسئلہ اب کسی دلیل کا محتاج نہیں رہا ہے۔ کہ  
 عیسائی اقوام کا نظام تمام عالم اسلامی کے لئے ایک خطرہ  
 عام ہے اسلامی حکومتیں اور اسلامی ریاستیں انہی کے نظام  
 کی بدولت تباہی کے کنارے آ گئیں پھر نہ صرف اسلامیت  
 بلکہ سرے سے مذہبیت کے ذرائع و عظمت کو یہ اقوام ٹھن کی  
 کی طرح کھا رہی ہیں جس سے دہریت و اتحاد اور لائبریری کی  
 مسموم و مذہبیان چل رہی ہیں پھر اسی پر بس نہیں بلکہ نفس  
 انسانیت ہی کو یہ اقوام مسموم کیڑے کی طرح لگ رہی ہیں  
 جس سے انسانیت تباہ ہو رہی ہے۔ انسانی اخلاق، حیا  
 غیرت و مروت ختم ہو رہے ہیں۔ بخش بدکاری، سبب کاری  
 عیاری، چالاک، بے ایمانی کا جال روز بروز پھیلنا اور مضبوط  
 ہونا جا رہا ہے عورتیں جامہ سے باہر آ چکی ہیں مرد آپلے سے  
 باہر ہو رہے ہیں۔ شہوات کی حکمرانی سے شہوات لے  
 قلوب کا ستیا ناس کر دیا ہے نہ ایمان کے لئے قلب ٹھکانے  
 رہا ہے نہ عمل کے لئے قالب میں گتائش رہی ہے ہر حال عیسائی  
 اقوام کی حکمرانیوں نے عموماً ساری دنیا اور خصوصاً اسلامی دنیا کی  
 شوکت و حکومت پامال کی ان کے دین و مذہب کو تباہ کیا پھر  
 ساری اقوام کی مذہبی روح کو کھووا اور آخر کار عالم میں سے  
 انسانیت کو مٹا کر اپنے دجل و فساد اور تلبیس اللہ سے  
 سارے عالم کو نمونہ جہنم بنا دیا ہے جس سے ہر خیر و برکت  
 کی تخریب ہو گئی۔

خاکساری تحریک کا سب سے اہم اور زبردست پہلو یہ  
 ہے کہ اس تخریب مذہب، تخریب دیانت اور تخریب انسانیت  
 قوم کی مخلصانہ خدمت کرو۔ اسے ادب سے سلام کرو۔ انہی  
 عورتوں تک کی خوشامد کرو جس کے معنی ہیں کہ عالم میں تخریب مذہب  
 کا استحکام کرو۔ تخریب دیانت کی عمارت مستحکم کرو اور تخریب  
 انسانیت کے لئے ہر ذلت کر سہہ رہو۔

## علماء کو مسلمان مذہب کا استیصال ہے

پھر اگر دیانت و حیر اور آدمیت کا علمبردار مذہب ہو اور  
 مذہب کے حامل علماء مذہب میں اور ان کے اخت میں  
 خاکساری تحریک کا سب سے بڑا انتہائی یہ ہے کہ یہ قوم  
 معصود سے اسے مٹاؤ اور اس کے اثرات سے عالم کو پاک  
 کرو تو دوسرے لفظوں میں اس کے یہ معنی ہیں کہ عالم میں سب  
 مذہب مٹاؤ۔ علم مذہب کو باقی نہ رکھو، دیانت اور دینداری  
 کا خاتمہ کرو۔

خیال کیا جائے کہ جس تحریک کے فوجی نظام اور حکمران  
 کی بالائی حکمت کی تہ میں سے تخریب دین و دیانت، تخریب  
 انسانیت اور تخریب صلاح و رشد کی فتنیں نمایاں ہوں۔ اور  
 جس کے اندر سے تعمیر دجل و فساد، تعمیر فساد و تخریب کاری  
 اور تعمیر بے ایمانی کی تارکیاں اٹھتی ہوں۔ کیا اس کے بعد  
 بھی اس تحریک کے متعلق رائے قائم کرنے میں کسی اور  
 دلیل کی حاجت ہوگی؟

## علماء کے مختلف درجے

مجھے اس سے انکار نہیں کہ علماء میں سب ایک درجہ کے نہیں  
 سب کا تقویٰ و طہارت کیسا نہیں ہیں یہ بھی ماننا ہوں کہ وہ  
 معصوم طائفہ بھی نہیں۔ اور اس سے زلات و خطیئات بلکہ  
 اجماعاً معاصی کا صدور بھی ہو سکتا ہے اور یہ بھی ظاہر ہے کہ  
 طبعی خصوصیات اور مزاجوں کی کیفیت بھی متفاوت ہوتی  
 ہے۔ ساتھ ہی علماء سے معاملات دین اور معاملات نظم دین  
 میں خطا اجتہادی بھی ہو سکتی ہے۔ اور اسی کے ساتھ میں یہ  
 بھی محسوس کرتا ہوں۔ کہ آج کے دور آزادی میں علماء کی  
 جماعت میں سزاوارہ افراد ایسے بھی آئے ہیں جن کے اوپر  
 لباس اور قالب علماء کا پڑا ہے اور ان کی روح کو علم سے  
 دور کا واسطہ بھی نہیں۔ اس لئے ممکن ہے کہ ان کی عزیز ذمہ داری  
 کر گئیں بھی علماء ہی کے سر پر۔

## دنیا علماء خفائی کے وجود خالی نہیں

لیکن ان سب حالات کے باوجود میں اسے بھی شرعی  
 طور پر ناممکن جانتا ہوں کہ علماء خفائی کا طبقہ کسی وقت بھی  
 عام سے منقطع ہو یا اس میں سب ملکہ ضلالت عامہ چرم سکیں  
 اس لئے بلا استثناء علماء کے مقابلہ میں یہ صفت آرائی  
 کیا جانا بلاشبہ شرعیت اسلامی کے مقابلہ میں صفت بندی  
 کرنا ہے اور خدا سے لڑنا ہے یا بالفاظ دیگر ان اقوام کا  
 دست و پا زدن ہے جو علماء کی تخریب کے واسطے سے  
 اسلام کی تخریب کی راہیں استوار کر رہے ہیں۔

## علماء مسلمانوں کو اخبار کی غلامی سے بچانے ہیں

اسی کے ساتھ اس پر بھی غور کرنا چاہیے کہ مشرقی صحابہ  
 کے نزدیک صلاح و رشد کا واحد معیار سلطنت ہے  
 اس لئے انگریز اختیار اور مقبول حق کہلائے کہ وہ آج زبردست  
 حکومت ہیں۔ اور مسلمان استبداد اور مردود و ملعون بنے  
 کہ وہ اپنی سلطنت کو کھو بیٹھے۔ لیکن اس نظریہ کے ماتحت  
 سب سے بڑی لعنت اور مردودیت خود یہ تحریک خاکساری  
 نامت، ہوتی ہے۔ کیونکہ جس قوم کی مساعی نے خاکساری نظر  
 کے مطابق مسلمانوں کو مردود بنایا۔ اور خود مقبول بنی اس قوم

کی داعی غلامی کو مشرقی صاحب اپنا نصب العین قرار دے  
 رہے ہیں۔ جیسا کہ ان کی مذکورہ عبارات سے واضح ہوا۔ اسکے  
 یہ معنی نکلنے ہیں کہ اگر غلامی لعنت ہے تو آپ اس لعنت  
 کے سب سے بڑے مورد اور اسے مضبوط کر کے والے  
 پھڑپھڑے اور ادھر علماء خفائی مسلمانوں کو اس لعنت سے بچانے  
 کیلئے برابر جدوجہد کرتے چلے آئے اور اب بھی اسی تنگ و دور  
 میں ہیں۔ کوئی باطنی طریق پر کوئی ظاہری صورت میں کوئی روحانی  
 طرز پر اور کوئی جسمی ذرائع کے ساتھ۔ نتیجہ یہ ہے کہ آپ اپنے  
 ہی اصول سے اپنی مرضی کے خلاف خود کو مردود و ملعون  
 دہی علماء مقبول پھڑپھڑے جن سے آپ ناراض ہو رہے ہیں نیز  
 اس کے ساتھ ساتھ اس اصول خاکساری کی حقیقت بھی  
 خاکساروں ہی کے طرز عمل سے واضح ہو گئی۔ اور وہ یہ کہ اگر  
 آپ کی حکمرانیت کا مطمح نظر مطبوعہ میسرور میں یہ پڑھا جاتا ہے  
 کہ آج جن اقوام کی بدولت مسلمانوں میں نقول آپ کے یہ  
 ملعونیت کی مثال آئی ہے خاکسار اس قوم کے افراد کو اس  
 نابکاری کی قرار دیتی سزا دیں اور مسلمانوں کو اس غلامی کے  
 السداد سے بچائیں۔ تاکہ مسلمان اس بے حکومتی کی ملعونیت سے  
 نکل کر مقبولیت کی سطح پر آجائیں۔ تو ہم یہ ماننے پر مجبور ہوتے  
 ہیں کہ حقیقتہً خاکساروں کا یہ بنیادی اصول کہ مسلمان اس لئے  
 مقبول نہیں ہیں کہ وہ برسر حکومت نہیں یعنی غلام ہیں۔ ان کے  
 نزدیک بھی درست ہے۔ اور واقعی اس اصول کے ماتحت  
 مسلمانوں کو مسلمان بنانا چاہتے ہیں۔ لیکن جبکہ ان کی تحریک  
 میں ہم یہ پڑھتے ہیں کہ خاکساروں کا اولین فرض یہ ہے کہ وہ  
 انگریزوں کی خوش آمد کریں۔ ان کے آگے ٹھکیں۔ سرسختی ان  
 کی مرضیات کی کماحقہ تعمیل کرنے کی سعی یلیغ کریں۔ یعنی  
 اپنی غلامی کی زنجیروں کو زیادہ سے زیادہ مضبوط کرنے کی فکر  
 میں لگے ہیں گویا یہی ان کی مسلمانی ہے اور جو مسلمان ان کے  
 خلاف صدائے حق بلند کرے خواہ وہ آئین کے ماتحت بھی  
 ہو۔ یعنی اس غلامی سے آزاد ہونے کی فکر بھی اپنے دل میں  
 لائے اسے موت کے گھاٹ اتار دیں تو کیا اس سے ہم یہ  
 نتیجہ نکالنے پر مجبور نہیں ہیں کہ خاکساروں کا یہ مذکورہ بنیادی اصول  
 خود ان کی حکمتوں میں بھی تغیر و محض دنیا سازی کے لئے ہے،  
 اور اسکی رو سے بھی مسلمانوں کو مسلمان کہنے کی فکر میں نہیں ہیں ان  
 کی یہ بیچہ ناز عسکریت جس کے نظریہ جہرہ پردہ بھولے بھالے  
 مسلمانوں کو فریقہ کرنا چاہتے ہیں درحقیقت ان کے مقبول بنانے  
 کیلئے نہیں ہے بلکہ ان دشمنان انسانیت اقوام کے قدم  
 مضبوط کرنے کے لئے ہے۔ جو بقول ان کے مسلمانوں کے لئے  
 ذریعہ ملعونیت ہوتی ہے تاکہ مسلمانوں کی اس مفروضہ ملعونیت کی  
 جڑیں اور زیادہ مضبوط ہو جائیں۔ اور مشرقی صاحب غیر اسلامی  
 حکومت کی تقویت و نصرت کی فکر میں ہیں وہ مطمئن ہو کر مسلمانوں  
 کو کھلتی رہے اور اس طرح حکومت اور مشرقی کے قلبی مقاصد  
 باطنی پورے ہوتے ہیں۔ خاکساری تحریک کے ان دونوں  
 پہلوؤں کو سامنے رکھ کر مسلمان اس تحریک کے بارہ میں رائے  
 خود قائم کر لیں۔ (رضیاء الاسلام ۴)



جلاء الافهام  
في الصلوة والسلام على سيد الانام

ذیل کامضمون درود شریف کے فضائل میں مولانا حبیب اللہ صاحب امرتسری کا تیار کردہ ہے اس مضمون کے مطالعہ سے جہاں عاشقان سید الانام صلی اللہ علیہ وسلم کو دلی مسرت اور روحانی فرحت حاصل ہوگی۔ وہاں مشرقی کے گمراہ چیلوں پر اپنے گوروں کے اس دعویٰ کی بھی حقیقت کھل جائیگی کہ معلوم نہیں یہ درود شریف کب سے پڑھے جانے شروع ہوئے۔  
 نذکح مقدمہ ۲۶) درود شریف پرتیقین خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے۔ بلکہ قرآن میں خدا نے اس کا حکم دیا ہے (مدین)

۱۔ مشکوٰۃ شریف مع اردو ترجمہ مطبع انوار الاسلام امرتسر  
جلد اول باب الصلوٰۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
ص ۲۷۳، ۲۷۴ کا خلاصہ مطلب یہ ہے

حضرت عبدالرحمن رضی اللہ عنہ ابی لیلیٰ سے روایت فرمایا کہ مجھے حضرت کعب بن عجرہ ملے۔ انہوں نے فرمایا کہ میں آپ کو ایک تحفہ دوں جو میں نے حضرت بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ پس میں نے کہا کیوں نہیں، پس مجھے وہ تحفہ عطا فرمائے۔ پس انہوں نے فرمایا کہ ہم نے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا اور عرض کیا یا رسول اللہ! ہم آپ پر کیسے درود شریف بھیجیں۔ اے اہل بیت! پس تحقیق اللہ تعالیٰ نے ہم کو سلام بھیجنے کی کیفیت سکھائی حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا یہ کہو

اللهم صل على محمد وعلى آل محمد كما  
صليت على إبراهيم وعلى آل إبراهيم  
أنت حميد مجيد اللهم بارك على محمد  
وعلى آل محمد كما باركت على إبراهيم وعلى  
آل إبراهيم أنت حميد مجيد (بخاری و مسلم)

۲۔ حضرت ابی حمید الساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کہا کہ صحابہؓ نے سوال کیا یا رسول اللہ! ہم آپ پر کس طرح درود بھیجیں۔ پس حضرت رسول خدا ﷺ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا یہ کہو

”اللهم صل على محمد وازواجه وذريته كما  
صليت على ابراهيم وبارك على محمد و  
ازواجه وذريته كما باركت على ابراهيم  
افاك حميد مجيد البخاري (مسلم ص ۲۴)

۴۔ حضرت ابوہریرہ رضی عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے کہا کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے کہ وہ اپنے ہاتھوں سے اپنے منہ کو دھو رہے ہیں۔

کونخوش لگے یہ کہ ثواب دیا جاوے کہ جس وقت ہم اہلبیت پر رود بھیجے پس چاہیے کہ کہے اللھم صل علیٰ محمد و النبی الٰحی و ازواجہ اجمعات المومنین و ذریتہ و اہل بیتہ کما صلیت علیٰ الٰہ ابراہیم اذ حمین

مجید (رواہ ابوداؤد) (۲۷۷)

۴۔ حضرت ابی سررہ سے روایت ہے کہ ا کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو کوئی مجھ پر درود شریف بھیجے گا ایک بار۔ اللہ تعالیٰ اس پر دس بار رحمت بھیجے گا (رواۃ مسلم ص ۲۷۸)

۵۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی مجھ پر ایک بار درود بھیجے تو اللہ تعالیٰ اس پر دس بار رحمتیں بھیجتا ہے اور اس کے دس گناہ بخشے جاویں گے اور اس کے لئے دس درجے بلند کئے جاویں گے (اسکو نسائی نے روایت کیا ہے)۔

۶۔ اور حضرت عبداللہ بن مسعود سے روایت ہو کہ کہا کہ  
حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تحقیق  
اللہ تعالیٰ کے لئے بہت فرشتے ہیں زمین میں پھرنے والے  
اور میری امت کا سلام مجھے پہنچاتے ہیں اس کو نائی اور  
دارمی نے روایت کیا ہے (صفحہ ۲)

۷۔ حضرت ابوسہرہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہا کہ میں نے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا کہ آپ فرماتے تھے کہ تم اپنے گھر کو قبرین نہ ٹھیراؤ اور میری قبر کو عید نہ بناؤ اور مجھ پر درود بھیجو۔ کیونکہ تمہارا درود مجھ کو پہنچتا ہے جہاں کہیں تم ہو اس کو لسانی نے روایت کیا ہے ۲۷

۸۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کہا کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اس شخص کی ناک خاک گودہ ہو کہ جس کے نزدیک میرا ذکر کیا گیا۔ پس اس نے مجھ پر درود نہ بھیجا۔ الحدیث (اسے ترمذی نے روایت کیا (۲۴۵۵)

۹۔ حضرت ابو طلحہ رضی عنہ سے روایت ہے کہ ایک روز حضرت

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے اور آپ ﷺ کے  
چہرہ مبارک میں خوشی معلوم ہوتی تھی۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ  
میرے پاس (حضرت) جبریل علیہ السلام تشریف لایا اور اس  
نے فرمایا تحقیق آپ کا رب فرماتا ہے اے محمد کیا آپ کو  
راضی نہیں کرتا ہے یہ کہ آپ کی امت میں سے کوئی آپ پرورد  
بھیجے مگر میں اس پر دس بار حجتیں بھیجتا ہوں اور آپ کی امت  
میں سے کوئی آپ پر سلام بھیجے مگر میں اس پر دس بار سلام  
بھیجتا ہوں۔ اس کو لسانی اور درمی نے روایت کیا ۲۷۵

۱۰۔ حضرت امیر المؤمنین علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا سخت سخیل ہے وہ آدمی جس کے پاس میرا ذکر کیا گیا پھر اس نے مجھ پر درود نہ بھیجا اس کو ترمذی اور احمد نے روایت کیا ۲۷۷۔

۱۱۔ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کیا ہے فرمایا کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی مجھ پر میری قبر (شریف) کے پاس درود بھیجے میں اس کو سنتا ہوں۔ اور جو کوئی مجھ پر دور سے درود شریف بھیجتا ہے۔ وہ مجھے پہنچاتا ہے (ص ۲۷۷)

۱۲۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا تحقیق دعا بھڑی رستی ہے آسمان اور زمین کے مابین وہ اس میں سے نہیں چڑھتی یہاں تک کہ تو اپنے نبی علیہ السلام پر درود بھیجے  
 (یہ ترمذی نے روایت کیا) ص ۲۷

۱۴- حضرت عبدالرحمن بن عوف سے روایت ہے.....  
حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت  
جبریل علیہ السلام نے فرمایا میرے لئے کیا میں آپ کو  
خوشخبری نہ دوں یہ کہ اللہ عزوجل فرماتا ہے آپ کے لئے  
کہ جو شخص آپ پر درود و شریف بھیجتا ہے میں اس پر چونتیس  
بھیجتا ہوں۔ اور جو آپ پر سلام بھیجے میں اس پر سلام بھیجتا ہوں  
اس کو امام احمد نے روایت کیا (ص ۲۷۸)

۴۴- حضرت اوس رضی بن اوس سے روایت ہے کہا کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تحقیق تمہارے دنوں میں سے بہترین جمعہ (مبارک) ہے جس میں حضرت آدم علیہ السلام پیدا کئے گئے۔ اور اس میں ان کی وفات (شریف) ہوئی۔ اور اس میں بچھونکنا ہوگا۔ اور اس میں بیہوش ہونا ہے۔ پس جمعہ (مبارک) کے روز تم مجھ پر کثرت سے درود شریف بھیجا کرو تحقیق تمہارا درود (شریف) مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔ حضرت صحابہ رضی نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! آپ پر ہمارا درود (شریف) کیسے پیش ہوگا۔ حالانکہ طریاں

# القول الصبح فی اثبات حیات المسیح

(از انجمن خدام الاسلام ندوۃ الطالبہ ویروال)

میرزا

برائی ہو گئی ہوں گی۔ راوی نے کہا صاحبہ مراد رکھتے تھے اس لفظ سے بوسیدہ حضور پر نور نے ارشاد فرمایا تحقیق اللہ تعالیٰ نے انبیاء کے بدن مبارک زمین پر حرام کئے ہیں اس کو ابو داؤد اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی اور بیہقی نے دعوات کبیر میں روایت کیا ہے (ص ۱۵۱، ۱۵۲)

۱۵۱۔ حضرت ابی ذر دارم سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جبکہ (مبارک) کے روز تم مجھ پر کثرت سے درود شریف بھیجا کرو تحقیق جسم کا دن خاص کیا گیا ہے اس میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں۔ اور تحقیق کوئی مجھ پر درود شریف نہیں بھیجتا۔ مگر یہ کہ مجھ پر اس کا درود پیش کیا جاتا ہے یہاں تک کہ وہ اس سے فارغ ہوتا ہے۔ حضرت ابو داؤد رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے کہا اور موت کے بعد پیش کرینگے حضور پر نور نے فرمایا تحقیق اللہ تعالیٰ نے زمین پر حرام کیا ہے انبیاء کے جسموں کا کھانا۔ پس (حضرت) نبی اللہ زندہ ہیں۔ روزی دئے جاتے ہیں۔

رواہ ابن ماجہ ۲ ص ۳۳۳

المشرقی علی المشرقی، طبع اول تہذیب صفحات ۹۲

یعنی مشرقی کے عقائد اور اس کی تحریک کے خلاف افغانستان، سرحد آزاد اور ہندوستان کے تقریباً ہر خیال کے اکابر علماء و مشائخ اور اہل قلم حضرات کے تبصروں، بیانات اور فتاویٰ، مقتدر مجالس کے فیصلوں اور مشرقی کے متعلق مصری و ترکی اخبارات کی رائے کا قاتا بلکہ مجموعہ قیمت ۳۰ محصول ڈاک ارنی سینکڑہ علیہ سپاس کی قیمت ۸ روپے محصول ڈاک علاوہ۔

خاکساری فتنہ، طبع چہارم صفحات ۹۲، یعنی مشرقی کے عقائد اور اس کی تحریک کی اصلی

اور عیاں تصویر (اجالہ) جسکے مطالعہ کے بعد کوئی مسلمان اس تحریک کے ساتھ وابستہ نہیں رہ سکتا قیمت ۳۰ خرچ محصول ایک آنہ قیمت فی سینکڑہ پندرہ روپے سپاس کتاب کوئی قیمت ۸ روپے علاوہ محصول ڈاک

ضرب کاری بر، اس میں صفحہ کے رسالہ میں مشرقی کے عقائد کفریہ کے خلاف

نہیب خاکسای، مصر، طرکی، بیت المقدس اور مکہ معظمہ کے حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی علماء کرام کے فتاویٰ درج کئے گئے ہیں۔ اصل عربی عبارتوں کے ساتھ اردو ترجمہ بھی دیا گیا ہے قیمت فی نسخہ دو پیسہ

ملنے کا پتہ نیشنل اسلام بھیر (پنجاب)

واذ قال اللہ یا عیسیٰ انی متوفیک رافحاً الی ومطہرک من الذین کفرو الخ (سورۃ آل عمران پ ۵۷)

جب یہود حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو قتل و صلیب پر چڑھانے کا منصوبہ قائم کر کے آئے تو اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ علیہ السلام سے وعدہ فرمایا جو روح و جسم سے مرکب تھے کہ اے عیسیٰ! میں تجھے پرا لینے والا ہوں اور اپنی طرف اٹھانے والا ہوں۔ الخ

اب یہ دیکھنا ہے کہ یہود کا محض مصلوب کرنا ارادہ تھا یا محض قتل کا یا دونوں کا سو مزار صاحب ازالہ اوامام ص ۱۲ میں لکھتے ہیں کہ یہودوں کا عیسیٰ علیہ السلام کو قتل اور صلیب کا ارادہ تھا، محض

ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح کو قتل اور صلیب دونوں سے محفوظ رکھا۔ اپنی طرف اٹھانے کا وعدہ کیا اور لفظ مطہرک زیادہ اسی کی تشریح کر رہا ہے کہ میں تجھے اپنے

نجات دوں گا (خازن۔ مدارک) الغرض اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ علیہ السلام کو اپنے وعدے کے مطابق آسمان پر اٹھایا جیسا کہ سید المفسرین حضرت عبد الباقی بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے:

ناجتمحت کلمۃ الیہود علی قتل عیسیٰ و قارو الیہ لیقتلوا فبحث اللہ عزوجل.... جبیل فادخله خوخۃ فی سفنہا و روفۃ فرجۃ اللہ من قلیل الروزۃ و ام یہودا ملک الیہود و جلا من اصحابہ یقال لہ.... ططیانوس ان یدخل الخوخۃ فیقترلہ فیما فلما دخل لہ ی عیسیٰ علیہ السلام و الباطل علیہم قطنوا لہ لیقترلہ فیما و اتقی اللہ علیہ شبہ عیسیٰ فلما خرج ظنوا انہ عیسیٰ فاخذوا و قتلوا و صلیبوا ترجمہ یعنی عیسیٰ علیہ السلام کے قتل کرنے پر تمام یہود جمع ہوئے اللہ تعالیٰ نے جبیل علیہ السلام کو عیسیٰ علیہ السلام کی طرف بھیجا تو عیسیٰ کو ایک روشندان میں داخل کر دیا پھر اللہ تعالیٰ نے بھیجے کو اپنی طرف اٹھایا اور یہودوں کے بادشاہ نے ایک شخص کو خوخہ میں داخل ہونے کا حکم دیا تاکہ عیسیٰ کو قتل کر دے جب وہ وہاں گیا تو عیسیٰ علیہ السلام کو وہاں نہ پایا۔ اور کچھ دیر اس کو وہاں لگ گئی انہوں نے خیال کیا کہ وہ عیسیٰ علیہ السلام کو قتل کر رہا ہے

اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ علیہ السلام کا شبہ اس پر ڈال دیا جب وہ باہر نکلا تو انہوں نے اس کو عیسیٰ سمجھ کر قتل و مصلوب کر دیا اور اسی سورۃ کی پہلی آیت یہ ہے:-

و مکروا و مکوا اللہ واللہ خیر لما کرین ترجمہ یعنی یہود نے بھی نہ کیا اور خدا اتنا ہے کہ بھی جزا دینے کی عمدہ تدبیر کی۔ نیز اللہ تعالیٰ دوسری جگہ فرماتا ہے:- ولا یحییئکم المکول لیسئکم الا باہلہ ترجمہ یعنی اگر برا کر کے والے پر ہی پڑتا ہے

انہوں نے عیسیٰ علیہ السلام کو قتل کرنا چاہا لیکن عیسیٰ علیہ السلام محفوظ آسمان پر اٹھائے گئے اور ان کا ہی ایک آدمی مصلوب و مقتول ہو گیا۔ مقولہ مشہور ہے

”چاہ کن را چاہ“ پیش

اعترض اول، بعض لوگ کہ دیا کرتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے یہ عقیدہ اہل کتاب سے لیا ہے سو اس کا جواب یہ ہے کہ مزار صاحب بھی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے متعلق لکھتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ حضرت صلح کی دعا کی برکت کی وجہ سے اچھا سمجھتے تھے (زالہ) نہ جو مفسرین کہتے ہیں۔ دیگر ایسے قول کو حکما حدیث کہا کرتے ہیں۔ دیکھو اصول۔

اعترض دوم، انی متوفیک کا معنی یہ ہے کہ میں تجھے مارنے والا ہوں اس معنی کے متعلق مزار صاحب نے ازالہ اوامام میں تیس آیات پیش کی ہیں جس سے ثابت ہوتا ہے کہ پرا لینے والے کے معنی ٹھیک نہیں بلکہ موت کے معنی ٹھیک ہیں۔

سروا و اعراض اصول کا جواب، صراح جو لغت کی مشہور منہ اول کتاب ہے اس میں مندرج ہے توفی:- تمام اگر توفی حق، یعنی حق پورا لینے کو کہتے ہیں

اس کے علاوہ تفسیر خازن، و کبیر و کشف المحجوبین میں مندرج ہے التوفی ہوا لفیض و فافی فلاں درامی و افانی و فوفیھا امنہ، توفی قبض کرنا یعنی پکڑ لینے کے معنی ہیں آتا ہے جیسے کہا جاتا ہے میرے درام فلاں شخص نے تمام ہی ادا کر لئے اور میں نے اس سے تمام ورم لے لئے

پس ثابت ہوا کہ توفی کے معنی تحقیق پورا لینے کے ہیں۔ مزار صاحب حاشیہ برابین احمدیہ ص ۱۱۱ میں انی متوفیک کے معنی ”تجھ کو پوری نعمت دے گا“ لکھتے ہیں۔ تو ثابت ہوا کہ



# افضل البشر بعد الانبياء

از مولانا حبیب اللہ صاحب اترسری مبلغ حزب الانصار بھیرو

## حقائق و معارف

یہاں موت کے معنی جیسے سراسر غلط اور بے بنیاد ہیں۔  
باقی مرزا صاحب کی آیات پیش کردہ کے متعلق یاد رہے کہ  
توفی کا لفظ قرآن مجید میں جس جگہ موت کے معنی میں ہے وہاں  
کوئی نہ کوئی قرینہ دال ہوتا ہے جیسا کہ توفی کہ ملک الموت  
یہاں ملک الموت کا ذکر قرآنی سے علی ہذا القیاس قرآن مجید  
میں کسی جگہ بغیر کسی قرینہ کے توفی کا لفظ موت پر استعمال  
نہیں کیا گیا۔ تو ثابت ہوا کہ موت مراد لینا مجازی معنی ہے اور  
مجاز کے لئے قرینہ کی ضرورت ہوا کرتی ہے فافہم

**اعترض سوم** اس کلام سے ثابت ہوا کہ توفی کے معنی  
پورا لینے اور آسمان پر جانے کے ہیں۔ تو  
سراحت لانے کی کیا ضرورت تھی یا تو یہ لفظ لانے سے کلام میں  
تکرار لازم آیا اور وہ محفل بالفضاحت ہے یا اس کے معنی جو ہم  
کرتے ہیں ماننے پڑ گئے۔

**الجواب** لفظ انی متوفیک حصول توفی پر دلالت کرتا  
ہے اور جس کے حکم میں ہے اور جنس کے  
نیچے انواع ہوا کرتے ہیں۔ جیسا کہ اہل علم پر مخفی نہیں اور اسکے  
چند ذریعے تھے۔ موت کے معنی آسمان کی طرف چڑھنا۔ تو معلوم نہیں  
ہو سکتا تھا کہ کون معنی مراد ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اس شبہ کو زائل  
کرنے کیلئے سراحت لفظ ذکر کیا تاکہ نوع متعین ہو جائے وہ  
یہ کہ میں تھے آسمان کی طرف چڑھا تو لگا۔ کلام میں تکرار لازم نہ  
آیا اور نہ ہی محفل بالفضاحت ہوا۔

**اعترض چہارم** امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی بخاری  
میں ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول انی متوفیک  
یعنی میت تک نقل کیا ہے تو ثابت ہوا کہ امام بخاری رحمۃ اللہ  
علیہ اور سید المفسرین کا یہی قول ہے۔

**الجواب** ابن عباس رضی اللہ عنہما کا وہ قول جو گدڑا ہے اس سے  
ثابت حیات ہوتی ہے اور اس قول کے معنی  
گذشتہ بالا قول کے مخالف نہیں کیونکہ عربی میں واؤ عاطفہ  
ترتیب کیلئے نہیں آتی۔ بلکہ واؤ معرفہ عطف کے لئے آتی ہے  
تو دونوں قول ابن عباس رضی اللہ عنہما کے متضاد نہیں ہو سکتے پہلا قول  
اپنے صحیح معنی رفع جیسی پر محمول ہے۔ اور دوسرے قول کے  
معنی یہ ہیں کہ اے علیؓ! تجھے رفع جہانی کروں گا اور پھر  
نزول کے بعد تجھے مار لوں گا (خازن کبیر)

باقی امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے نزول عیسیٰ کے متعلق  
اپنی صحیح بخاری میں باب وضع کیا ہے تو ثابت ہوا کہ حضرت  
عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق امام بخاری کا بھی یہی عقیدہ ہے  
جو ہم اوپر ذکر کرتے ہیں۔ زیادہ تفصیل تاریخ بخاری میں ہے  
فلیس جمع من یشاء (بانی دار)

علہ جکی تشریح کسی دوسرے وقت میں انشاء اللہ کی جائیگی۔

کلمۃ اللہ بالنصب (واللہ عز و جل لا یقلب  
(حکیم) فیما رتب  
تاج التفاسیر جلد اول ص ۱۵۱

**حدیث رسول ربانی** (۱) سنن ترمذی شریف مطبع  
نو لکھنؤ ناگھنوا کا ترجمہ

اردو جلد دوم کے صفحہ ۵۶۰ کتاب صواعق موعظہ کے صفحہ  
۵۶۱ مشکوٰۃ شریف باب مناقب ابی بکر رضی اللہ عنہ اردو  
مطبوعہ مطبع انوار الاسلام اترسری جلد ۱ ص ۱۵۱ پر ہے

» عن ابن عمر عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم قال لا بی بکر انت صاحبی فی الغار  
صاحبی علی الخوض (ترجمہ) حضرت عبداللہ بن عمر  
سے روایت ہے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے  
حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو فرمایا کہ تو غار میں میرا یار ہے اور حوض پر  
میرا دوست

(۲) مشکوٰۃ شریف مترجم اردو مطبع انوار الاسلام اترسری  
جلد ۱ ص ۱۵۱ باب فی المعجزات میں ہے

» عن انس بن مالک ان ابا بکر الصديق  
قال نظرت الى اقدام المشركين على رؤسنا و  
يخون في الغار فقلت يا رسول الله لو ان احدهم  
نظر الى قدمه الصبي فاقال يا ابا بکر ما ظنك  
بائتین اللہ تا لثھما (متفق علیہ) حضرت انس  
بن مالک سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق نے  
فرمایا کہ میں نے مشرکوں کے قدموں کی طرف دیکھا۔ تو کیا کہ  
ہمارے سروں پر ہیں اور ہم غار میں ہیں پس میں نے عرض کیا  
یا رسول اللہ اگر کوئی ان میں سے اپنے قدموں کی طرف  
نگاہ کرے تو ہمیں دیکھ لے گا۔ پس حضرت بنی کریم صلی اللہ  
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے ابوبکر! تیرا کیا گمان ہے  
ان دو شخصوں کے ساتھ کہ تیرے ان کا خدا ہے۔

(۳) کتاب فتح الباری شرح صحیح بخاری مطبوعہ ۱۳۰۹ھ  
مطبع انصاری دہلی پارہ ۴ ص ۱۵۱ پر ہے

» وحديث ابی سعید رضی اللہ عنہما اخرجہ ابن  
حبان من طریق الوصوفی عن الاعمش عن  
ابی صالح عنہ فی قصة لعت ابی بکر رضی اللہ عنہ  
الحج وفيه فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
انت اخي وصاحبی فی الغار (ترجمہ) اور

سورہ توبہ پارہ ۱۰ کے رکوع ۱۲ میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا  
ہے الا تنصروا فقد نصي الله اذ اخرجہ  
الذين كفروا ثاني اثنين اذ هما في الغار اذ  
يقول لصاحبه لا تخن ان الله معنا فانزل  
الله سكينته عليه وايداه بجنود ليرتضوا  
وحمل كلمه الذين كفروا السفلى وكلمه  
الله هي العليا واللہ عز و جل حکیم (ترجمہ) کیا  
حضرت بنی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدد نہ کرو گے  
خداوند کریم نے اپنے رسول کی مدد کی تھی جب آپ کو  
کافروں نے رکھ کر لپیٹ نکالا۔ وہ دو تھے جب وہ دونوں  
ایک غار (یعنی غار ثور) میں تھے جب کہ حضرت بنی کریم صلی  
اللہ علیہ وسلم اپنے ساتھی کو (یعنی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ) کو  
فرماتے تھے کہ نہ درحقیقت اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے  
پس خدا نے اس پر اطمینان کو نازل کیا۔ اور آپ کی ایسے  
لشکر کے ساتھ مدد کی جسے دیکھ نہ سکتے تھے اور خدا نے  
نئے کافروں کی بات کو مغلوب کیا اور اللہ کے کلام پر یقین  
توحید و اسلام کو بلند کیا اور خدا غالب حکمت والا ہے۔

**تفسیر آیات فرقانی** للنبی صلی اللہ علیہ وسلم

(فقد نصي الله) وايداه (اذا اخرجہ) اضطر  
الى الخروج (الذين كفروا) من مكة كما مر في  
قوله واذا هم يكرهون الذين كفروا الآية (ثاني  
اثنين) اى واحد اثنين هو ابوبکر واذ  
هما في الغار) في غار جبل ثور بمكة (اذ يقول)  
النبی علیہ الصلوٰۃ والسلام (لصاحبه) ابي  
بکر الصديق حين رأى المشركين وقال لو نظر  
احدهم تحت قدميه لا يصفونا فقال النبى صلی  
اللہ علیہ وسلم ما ظنك باثنين اللہ تا لثھما  
(لا تخن ان اللہ معنا) ومنهم يحفظنا  
رفانزل اللہ سكينته (طمانیۃ) علیہ علی نبیہ  
وحبیہ (وايداه) بجنود ليرتضوا (وہما)  
الملائکۃ فی الغار وفي حنین ویدبر والاخبار  
وحمل كلمه الذين كفروا) التي هي الشوك  
(السفلى) المغلوبه (وكلمه الله) دعوى الاسلام  
هي العليا) المرتفعة الظاهره والغالبه وقرئ

محدث ابن حبان نے ابو حاتم عن الامش عن ابی صالح کے طریقے سے حضرت ابوسعید رضی سے روایت کیا ہے اس قصہ میں کہ حضرت ابوبکر رضی کو آپ نے حج کے لئے بھیجا۔ اور اس میں یہ بھی ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تو میرا بھائی ہے اور غایب میرا ساتھی ہے۔ (مشکوٰۃ شریف مترجم جلد ۳ ص ۲۹۹ باب مناقب العترة فصل تیسری میں ہے۔)

وَعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم رحم الله ابا بكر زوجي ابنته وحملني الى دار الهجرة وصحبتني في الخار واهتق ببلالا من ماله (ترجمہ) حضرت امیر المؤمنین سیدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ حضرت ابوبکر صدیق پر رحمت کرے کہ اس نے اپنی بیٹی کا مجھ سے نکاح کر دیا اور مدینہ طیبہ و منورہ کی طرف مجھ کو سوار کر کے لیا اور غایب میری ساتھ رہا اور اس نے اپنے مال سے حضرت بلالؓ کو آزاد کیا اور خدا حضرت عمرؓ پر رحمت کرے کہ وہ حق کہتا ہے، اگرچہ کسی کو تلخ لگے۔ اس کی حق گوئی نے اس کو اس حالت میں کر دیا کہ اس کا کوئی دوست نہ رہا۔ اللہ تعالیٰ حضرت عثمانؓ پر رحمت کرے کہ اس سے فرشتے بھی جیا کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ (حضرت) علیؓ پر رحمت کرے اے اللہ حق کو (حضرت) علیؓ کے ساتھ پھیر جس طرف کہ (حضرت) علیؓ پھرے (رواہ الترمذی)۔

**حضرت عمرؓ فاروق کا ارشاد**  
مشکوٰۃ شریف کا ترجمہ زبان اردو مطبع انوار الاسلام امرتسر، جلد ۳ ص ۲۹۹ باب مناقب ابی بکر رضی فصل تیسری میں ہے۔

حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ ان کے پاس حضرت ابوبکر صدیقؓ کا ذکر خیر کیا گیا۔ پس آپؓ روئے اور آپؓ نے فرمایا میں دوست رکھتا ہوں کہ کاش کہ میری تمام عمر کے عمل حضرت ابوبکرؓ کی عمر کے ایک دن کے عمل اور ایک رات کو عمل کی مانند ہوتے۔ پس ابوبکرؓ کی ایک رات وہ رات تھی جس میں وہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چلے غار ثور کی طہارت پس جب وہ دونوں غار کے پاس پہنچے حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا خدا کی قسم آپؓ غایب داخل نہ ہوں یہاں تک کہ آپؓ سے پہلے میں اس میں جاؤں۔ اس لئے اگر اس غایب کوئی چیز ہو تو اس کا ضرر مجھے پہنچے نہ کہ آپؓ کو۔ پس حضرت ابوبکرؓ غایب داخل ہوئے اور اس کو جھپٹا اور اس کی ایک طرف سوراخ پائے۔ پس آپؓ نے اپنا نہ بندھایا۔ اور سوراخ کو بند کیا۔ اور ان میں سے دو سوراخ باقی رہے۔ تو (حضرت) ابوبکرؓ نے اپنے دونوں پاؤں اس جگہ رکھ دیئے

پھر فرمایا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے کہ تشریف لائے پس حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم غایب داخل ہوئے۔ اور آپؓ نے اپنا سر مبارک ابوبکرؓ کی گود میں رکھا۔ اور نیند کی لعین سو گئے پھر حضرت ابوبکرؓ کاٹے گئے اپنے پاؤں میں سوراخ میں سے۔ اور آپؓ نہ ملے اس وقت سے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جاگ اٹھیں پس حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک پر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے آنسو گرے پس حضرت رسول کریمؐ نے ارشاد فرمایا اے ابوبکرؓ تجھے کیا ہوا ہے۔ عرض کیا کہ میرے باپ اور ماں آپؐ پر فدا ہوں میں کاٹا گیا ہوں پس حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا آپؐ دھن مبارک ڈالا پس وہ تکلیف جاتی رہی پھر آپؐ پر اس زہر نے اثر کیا اور آپؐ کی وفات (تشریف) کا سبب ہوئی۔ اور حضرت ابوبکرؓ صدیقؓ کا دن سو جب حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال (مبارک) ہوا تو بعض عرب مرتد ہو گئے اور انہوں نے کہا کہ ہم زکوٰۃ نہیں دیتے حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا کہ اگر وہ لگ اونٹ کے پاؤں باز دھنے کی سی بھی نہ دینگے۔ تو البتہ میں ان سے جہاد کروں گا۔ پس میں نے کہا اے رسول خداؐ کے خلیفہ ان لوگوں کے ساتھ الفت اور نرمی کرو پس حضرت ابوبکرؓ نے مجھ سے فرمایا آیا تو زمانہ جاہلیت میں شجاع تھا اور اسلام میں کمزور ہے تحقیق نشان یہ ہے کہ وحی رسالت منقطع ہو گئی ہے اور دین تمام ہوا۔ آیا دین ناقص ہو جاوے اور حالانکہ میں زندہ ہوں (روایت کیا اسے زین نے) (نقطہ) یہ روایت کتاب اشعۃ اللمعات کی جلد ۲ ص ۲۹۹ کتاب مظاہر جن جلد ۲ ص ۲۹۹ کے تحت کے صفحہ ۲۹۹ کے تحت کتاب الخلفاء مترجم کے صفحہ ۲۹۹ اور کتاب کنز العمال کی جلد سوم کے صفحہ ۲۹۹ پر ہے

**حضرت عائشہ اور بعض اصحاب کا قول**  
کتاب فتح الباری پارہ ۴ ص ۲۹۹ پر ہے۔ باب مناقب المهاجرین و فضلہم منہم ابو بکر رضی اللہ عنہ بن ابی تحافہ الیثمی و قول اللہ عز وجل للفقراء المهاجرین۔ الایہ وقال اللہ تعالیٰ الا تنصروا فقد نصوة اللہ الایہ قالت عائشہ رضی اللہ عنہا و ابو سعید و ابن عباس و کان ابو بکر رضی اللہ عنہ مع النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی الخار، یعنی حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا و حضرت ابوسعید و حضرت عبد اللہ بن عباس فرماتے ہیں کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غایب حضرت ابوبکرؓ صدیقؓ تھے۔ اسن ترمذی شریف مع ترجمہ

اردو (مطبع نو کشتور لکھنؤ) جلد دوم کے صفحہ ۲۹۹ اور مشکوٰۃ شریف مترجم جلد ۳ ص ۲۹۹ باب مناقب ابوبکر رضی میں ہے۔  
«عن عائشہ رضی ان ابا بکر رضی دخل علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال انت عتیق اللہ من الناس قیوم مثنیٰ سمی عتیقا (ترجمہ) حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکرؓ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تشریف لائے حضور پر نور نے ارشاد فرمایا تو خدا کا آزاد کیا گیا ہے آگ سے پس اس روز آپ کا نام عتیق رکھا گیا ہے» نیز دیکھو کتاب کنز الحقائق جلد اول ص ۲۹۹

رب (امام عبد الرؤف المناوی رحمہ کی کتاب کنز الحقائق فی حدیث خیر الخلق رحیم مصری کی جلد اول کے صفحہ ۲۹۹ پر حدیث ابوبکر رضی عتیق فی السماء عتیق فی الارض) زفر و سس الاخبار کتاب جامع صغیر کی جلد اول کے صفحہ ۲۹۹ پر ہے «انا سیف الاسلام و ابو بکر رضی سیف الردۃ» (حاکم)

**کشف التلبیس**  
مولفہ مولانا سید ولایت حسین شاہ صاحب دیوبند، یہ کتاب شیعوں کے مشہور رسالہ نور ایمان کے جواب میں لکھی گئی ہے شیعوں کا رسالہ لاکھوں کی تعداد میں طبع ہو کر سزا سنی نوجوانوں کی گرا سی کا باعث بن چکا ہے شیعہ رؤساء کی طوط سے سینوں میں جفت نفیس مونا رہتا ہے شیعوں کی اس ظلمت کفر کا عقلی و نقلی دلائل سے مہذب پیرا میں مبلغ رس کتاب میں موجود ہے شیعوں کے تمام مطاعن و اغراضات کے جوابات دئے گئے ہیں قیمت حصہ اول ۴ حصہ دوم ۴ حصہ سوم ۴ مکمل طلب کرنے پر قیمت ۱۲ شیعوں کے مشہور مسئلہ تلبیس کی حقیقت از حقیقت تشبیح روئے مذہب شیعہ اس کی اہمیت واضح کر کے یہ ثابت کیا گیا ہے کہ شیعوں کے مذہب کا تمام تر دار و مدار جھوٹ پر ہے قیمت ارنی سینکڑہ پا پچھو پے

**برق آسمانی**  
جس میں میزائے قادیان کی اپنی قلم سے اس کے سوا سخ و عقائد، عبادات، معاملات و کارنامے تفصیل کیا تھ درج کئے گئے ہیں علاوہ ازیں نور الدین اور میرزا محمود کے سوا سخ حیات اور ان کے عقائد وغیرہ بیان کرنے کے لئے مسئلہ حیات مسیح علیہ السلام پر عقلی و نقلی دلائل جمع کئے گئے ہیں اس کتاب نے میزائیوں کا نا طعہ بند کر دیا ہے رعایتی قیمت ۴

پتہ:- منیجر شمس السلام بھیرہ سبھا



# الانتباهية على الافتتاجية

مشرقی کا تذکرہ غلط

(قسط دوم)

الحمد لله وحده والصلاة والسلام على من لا نبی بعده

۱۶- مشرقی نے افتتاحیہ شروع کرنے سے پہلے پیشکش کے متعلق ایک مضمون لکھا ہے جس کی پہلی سطریں سے قاطر السموات والارض وحکمد الحاکمین اس سطر میں دو اقتباس پیش کئے ہیں مگر دونوں میں باہمی کوئی تناسب نہیں۔

۱۳- دوسری سطر میں لکھا ہے دب قد جئتک بشئی غریب، اسے مرے خدا میں تیرے سامنے ایک عجیب چیز پیش کرتا ہوں۔ اس مقام پر دو خامیاں ہیں۔ اول یہ کہ گویا خدا کو اس کے عجب ہونے کا علم نہیں ہے دوم یہ کہ اس طرح سے خدا کے ساتھ کلام کرنا مقدس ہستیوں کا کام ہے۔

۱۴- تیسری سطر میں لکھا ہے قلبی وجل اذہ انا الذی ائتیتک بما لہ دیات بہ احد، ترجمہ یہ ہے کہ میرا دل خوف کھارہا ہے کہ میں نے تیرے سامنے وہ چیز پیش کی ہے جو آج سے پہلے کسی نے پیش نہیں کی۔ اس میں تین خامیاں ہیں کیونکہ الذی کے بعد شکم کا صیغہ استعمال کیا گیا ہے جو ہر امر غلط ہے کیونکہ صلیغیر راجح صحیح نہیں ہوتا۔ دوم یہ کہ اس میں اتنی بڑی غلطی بکھارتی ہے کہ گویا تذکرہ کے برابر ایسا بھی خدا کے دربار میں تبلیغی حقہ نہیں پیش کر سکتے۔ سوم یہ کہ جب یہ لانا ہی چیز ہے۔ تو خوف کھانے کی کوئی وجہ معلوم نہیں ہو سکتی۔

۱۵- پانچویں سطر میں لکھا ہے اصلح لی فی ذلک، کہ میرے تیرے میں تواصلاح کر۔ قرآن مجید میں عوام غیر مسلموں کو تذکرہ کرنے کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ کیا علامہ بھی ان میں داخل ہیں۔

۱۶- چھٹی سطر میں ہے فبعلما اذہ الحق منک ترجمہ یہ ہے کہ یا اللہ مسلمانوں کو اس کی طرف متوجہ کرنا کہ ان کو یقین ہو جائے کہ یہ کتاب تذکرہ تیری طرف سے ہے اس مقام پر تذکرہ کو کلام الہی نہ قرار دینے میں بڑے زور دار الفاظ استعمال کئے گئے ہیں۔ اور یہ توجہ دلائی گئی ہے کہ تذکرہ وحی الہی ہے چنانچہ آئندہ عبارتیں اسی کی تائید کرتی ہیں۔

۱۷- ساتویں سطر میں ہے واہدہم بنورک فی ہذا اس تذکرہ میں جو ستر نوربان ہوا ہے اس کے ذریعے ان کو ہدایت کر۔ گویا کلام اللہ سے بڑھ کر یہ کتاب ہدی لاخفین ثابت کی گئی ہے۔

۱۸- آٹھویں سطر میں لکھا ہے انہم قوم لا یعلمون مسلمان ایک جاہل قوم ہے۔ یہ انتابڑا دعویٰ ہے کہ مسیح نادیا نے بھی پیش نہیں کیا۔

۱۹- اسی سطر میں یہ بھی لکھا ہے کہ رب اخبرونی انہم لہا لکون من قریب فامیتہم ببناء عظیم من قوس، یا اللہ تو نے مجھ کو بتا دیا ہے کہ مسلمان عنقریب ہلاک ہو جائیں گے۔ اس لئے میں نے ایک عظیم انسان پیشگوئی فوراً ان کو بتا دی ہے اس عبارت میں خدا کے ساتھ مکالم ہونے کا دعویٰ کیا گیا ہے اور درپردہ رسالت و نبوت کی بھی سوجھی ہے۔ مگر تاہم لفظی گزربا اس عبارت میں موجود ہیں مثلاً من قریب اور من قوس من قوس قرآن شریف میں فوراً کی جگہ استعمال نہیں ہوا۔ اور عام محاورہ میں اس موقع پر فی الحال یا حالاً استعمال ہوتے ہیں۔

۲۰- نویں سطر میں لکھا ہے جمع شملہم اس موقع پر باب تفجیل کا استعمال بالکل غلط ہے۔

۲۱- مجموعی طور پر اس مضمون کو نہ ہم پیشکش کر سکتے ہیں نہ پیشگوئی کیونکہ شروع میں اپنی سچی گجاری ہے کہ کم ایسے ہیں پیشکش کرنے والا اپنی کتاب کو ناجائز سمجھتا ہے اس کے بعد پھر خدا سے مناجات شروع ہو جاتی ہے یہ بھی پیشکش کے خلاف ہے اس کے بعد مسلمانوں پر رحم کھا کر ہدایت کی دعا مانگی ہے جس میں اپنا تقدس پیش کیا گیا ہے اور دوسری کی حالت زار پیش کر کے یہ ظاہر کیا ہے کہ بچو یا دیگر

منیت

۲۲- فی احسن تنظیم (۱:۱) بے ربط ہے کیونکہ باقبل میں تنظیم کا کوئی ذکر نہیں۔

۲۳- المقصد من السمع البصیر (۲:۱) تینوں لفظا پس میں بے جوڑ ہیں۔

۲۴- سخنرانی الا رض (۲:۱) پہلے فقرے سے بے ربط، حمد لا مقدم علی کل امر جامع (۳:۱) امر جامع کا استعمال عام مشورہ یا حلیہ کے لئے ہوتا ہے چہر حمد کا مقدم ہونا لغو ہے۔

۲۵- تھم بہ الاعضاء (۳:۱) یہ فقرہ بالکل غلط ہے اور تھم بے معنی۔

۲۶- استعانتہ حوی ان لا تترك الا فی لحنة البغی والعصیان (۳:۱) ترک استعانتہ کا مقام محاورہ میں بغاوت اور عصیان نہیں ہے۔

۲۷- الملک حقاً فاجتلی الا لبطاع (۴:۱) وہ سچا بادشاہ ہے وہ اپنی اطاعت کے لئے ہی پیدا کرتا ہے اس میں حقاً کے موقع استعمال ہوا ہے مابقی فقرے کا مضمون بھی عقل سلیم کے نزدیک غراب ہے۔

۲۸- منہ من مینہ ان خلق الانسان (۵:۱) انکا استعمال مجذوش ہے پھر مفہوم غلط ہے کیونکہ انسانی پیدائش لسنہ احسان نہیں ہے۔

۳۰- ذا السمع والبصر والعقوان (۱:۱) اس میں عقوان کا لفظ بے ربط ہے۔

۳۱- حجلہ مکین المکان (۵:۱) بالکل لغو ہے۔

۳۲- قومہ علی مخلوق الزمان (۶:۱) لفطیل یا الشریف کی بجائے تقوم کا لفظ غلط ہے۔

۳۳- فصلہ علی سائر الحيوان (۶:۱) اس میں تمام مخلوقات پر انسانی فضیلت کی ضرورت تھی جو صرف حیوان پر محدود کر دی گئی اور وہ بھی بدنام عنوان کے ساتھ

۳۴- ذوات القرن والاسنان (۶:۱) اس فقرے میں حیوان مفرد کی تعریف جمع کے لفظ سے کی گئی ہے اور وہ بھی کچھ معنی خیز نہیں ہے۔

۳۵- حجلہ خلیفۃ الجبل والقعر (۷:۱) جبل اور قعر کا تقابل ٹھیک نہیں ہے اور مضمون بھی بالکل غراب ہے۔

۳۶- والسجل والفض (۷:۱) یہ مرکب بھی درست نہیں ہے۔

۳۷- فلما کشف الخطاء (۸:۱) اس فقرے سے پہلے پردہ ڈالنے کا کوئی مضمون بیان نہیں کیا گیا تاکہ اس کے اٹھانے کی ضرورت پڑتی۔

۳۸- اعترف الان بان علیہ نصیباً من دون الحکم والجمال (۹:۱) بالکل قفل فقرہ ہے۔

۳۹- استسبب بلیات التذوین (۱۰:۱) اس سطر میں غلبہ لفظ بھی استعمال کئے ہیں سب بے لطف ہیں۔

۴۰- علی الحکمہ والتسلیم والتخظیم (۱۱:۲) اس فقرے میں صرف لفظ جمع کے ہیں مگر مفہوم کچھ نہیں، بالخصوص تنظیم کا لفظ غیر مستعمل ہے۔

۴۱- عسى التحدی لیسى الامارة (۱۲:۲) یہ فقرہ بالکل لغو ہے۔

۴۲- یون نقصاس العدل سواء علیہ البیض والاسود (۱۳:۲) اس فقرے میں سواء کا استعمال بے ہوش ہے۔

۴۳- المسلم والمسلم والمسلم (۱۵:۲) اس فقرے میں ہند کی بجائے ہنود کا استعمال غلط ہے کیونکہ ایسا استعمال اردو زبان سے مخصوص ہے۔

۴۴- مرجع الانامہ بن رفع وخفض (۱۶:۲) خدا کو مرجع قرار دینا غلط ہے اور رفع وخفض کا استعمال بھی بے موقع ہے۔

۴۵- هالک کل باغ وعاد (۱۷:۲) ہر ایک دشمن اور باغی کو ہلاک کرنے والا ہے اس فقرے میں هالک کا استعمال غلط ہے۔

۴۶- الذی من اطاعہ فرفع درجاتہ (۱۸:۲) اس فقرے میں ف کا استعمال غلط ہے۔

۴۷- من عصاه فقد لاتی عمارتہ (۱۹:۲) مات براگر زیر پر نصیب تو مشرقی کی صحیح ہندی غراب ہو جاتی ہے۔ کمرہ پڑھیں تو کوئی حرف جار موجود نہیں۔ اس کے علاوہ عصیان کا بدلتہ موت نہیں بلکہ عذاب ہے کیونکہ موت کا آئہر ایک کھیلے ضروری ہے۔

۴۸- احمد لا لا اجد لاحد منا من در فہ ملجا (۱۷:۲) حمد کی وجہات ہر لئے شروع ہوتے ہیں۔ کہ خدا کے سوا سارا کوئی جلتے پناہ نہیں۔

۴۹- پھر لکھائے شدید العقاب (۱۲:۲) بیخوف کی وجہ ہو سکتی ہے تعریف کی وجہ نہیں ہو سکتی۔

۵۰- ولی الطول والحداب (۱۳:۲) طول اور عذاب کا تقابل درست نہیں ہے اور عذاب بھی تعریف کی وجہ نہیں ہو سکتی۔

۵۱- الذی یوزق ویسلب (۱۴:۲) سلب رزق باعث حمد نہیں باقی الفاظ بھی بے ربط ہیں۔

۵۲- یسئل ویجیب (۱۴:۲) اس میں اگر فعل جہول پڑ جائے تو وہ اس کا استعمال بے موقع ہے۔ معروف پر مضمین۔ تو جیب بے کار ہو جائے۔

۵۳- لمن اتقى وطئ یقعد حساب (۱۴:۲) یقعد حساب کا تعلق ما قبل سے مطلقاً نہیں نہ جواب

و سوال سے اور نہ اتقاء و طغیان سے اس کے علاوہ اتقاء اور طغیان کا تقابل بھی درست نہیں۔

۵۴- احمدہ لانی اخاف عذاب

یوم عظیم للامۃ الی عصت عن امری (۱۵:۲) اس فقرے میں مشرقی نے خدا کی تعریف کی وجہ یہ بتلائی ہے کہ میں یوم عظیم کے عذاب سے ڈرتا ہوں۔ جو اس امت کے لئے مخصوص ہو چکا ہے جو خدا کے حکم سے نافرمان ہو گئی ہے گویا خود اس امت سے خارج ہے اور اپنے آپ کو دھرم رسالت اور نبوت پر تکیا لے کر سمجھتا ہے۔

۵۵- الحمۃ حیاقہ ومحاتہ (۱۶:۲) خدا نے انسان کو اپنی زندگی اور موت کا الہام کر دیا۔ اس فقرے میں موت و حیات کے ساتھ الہام کا استعمال تعجب خیز ہے۔

۵۶- بین لہ فطرۃ وعادۃ (۱۶:۲) انسان کے لئے اس نے اس کی فطرت اور عادت بیان کر دی۔ اس فقرے میں عادت کا بیان معلوم نہیں کس کتاب آسمانی میں مذکور ہے جو خدا کے ذمے لگا دیا گیا ہے علاوہ ہر شیخ درست نہیں کیونکہ پہلے فقرے میں فطرۃ کا لفظ مذکور ہے۔

۵۷- رضی اللہ عنہ ما احسن لہ (۱۷:۳) یہ فقرہ بالکل بے معنی ہے

۵۸- فلا تحۃ لنا الیوم ولا ہی یقضاۃ من النور (۱۷:۳) یہ فقرہ قرآن شریف کی عظمت بیان کرنے کے بعد لکھا ہے جس کا مفہوم یہ ہے آج ہمارے پاس کوئی حجت نہیں اور نہ ہی نیند سے بیداری ہے۔ اس فقرے میں حجت اور ہی غلط طور پر استعمال ہوئے ہیں۔

۵۹- فان القول قد وقع (۱۸:۳) اس کا مفہوم یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے جو عذاب کا حکم دیدیا تھا وہ پورا ہو چکا ہے۔ مگر یہ نہیں بتایا کہ اس وقت کے مسلمانوں پر عذاب کا وقوع خدا تعالیٰ نے کس شخص یا کتاب کے ذریعے

بیان کیا ہے جو پورا ہو چکا ہے غالباً مشرقی کو تیرا ہو گا یا اس کی کتاب تذکرہ میں یہ آیت نازل کی ہوگی۔

۶۰- الی المعاد والمساہ (۱۹:۳) یہ مرکب بے لطف اجزاء سے تیار کیا گیا ہے۔

۶۱- نحن الہم جنات الارض فی الآخرۃ الجنۃ المخلد (۱۸:۳) الجنۃ پر الف لام کا داخل اس موقع پر درست نہیں۔

(نہ طے) اس مقام پر مشرقی نے دو قسم کے جنت قرار دے دی ہیں اور اسے ناز سے کہتے الارض اور جنت المخلد میں فرق کرنا میرے لئے ہی مخصوص تھا۔ اور مجھ سے پہلے کسی نے یہ فرق نہیں کیا۔ یہ صحیح فادائی کی طرح اسلام کی ترمیم کو

## رضا کاران انصار

از جناب عاصمی صاحب (رکابپوری)

اے مذہب اسلام کے خود دار جوانو اے جان محمد کے فدا کار جوانو اے کشتی امت کے نگہ دار جوانو اور بیکس منطوم کے غمخوار جوانو دراصل مجاہد ہو رضا کار نہیں ہو

انصاروں کے قافلہ سالار متیں ہو گنجینہ اعزاز و شہادت سنہاری یہ سچی جو جاری رہی و نرات سنہاری رہ جائیگی دنیا میں روایات سنہاری یہ ذوق عمل تجھ کو مبارک ہو رضا کار یہ خدمت قومی تجھے ہر وقت نروا

دنیا میں ہو تم پیکر اخلاق و محبت اس باغ میں ہو تم گل گلزار شرافت تبدیل نہوئی یہ سنہاری کبھی فطرت اللہ نے بخشی ہے عمل کی تہیں مہمت عنفلت میں جو ہوں خواہے تم انکو جگاؤ ہنثار تو ہم اوروں کو ہنثار بناؤ

تم ایک چلے ہو علم امن و امان کو دیتے ہو پیغام مساوات جہاں کو سستی سے مٹائے کیلئے ظلم و زیاں کو قربان کرو وقت کو اور جسم کو جہاں کو دیکھو جو ہمتیں شور مچائے یہ زمانہ پستی کا ملبہ ہونا جو فطرت کو روانہ

سرگام بہ ہوں فتنہ اشہار و ستمگر سر راہ میں بربادی و آلام ہو مضمحل بچتا ہوا سرخار بیاباں سے سر اسر بڑھتا ہوا چل منہ پر مقصد پہ برابر

اوپنا علم قوم تری ذات سے ہوگا

جو ہوگا عمل سے نہ کبھی بات سے ہوگا

اپنا نامہ ناز بھجنا ہے ہم انشاء اللہ تعالیٰ اس فقرے بیان کرنے میں جو دلائل دے گئے ہیں مفصل بیان کر چکے ہیں ۶۲- من ابتغی دون ذلک وجھا عدم والحدی (۱۱:۳) عدم اور اندام انسانی زندگی کیلئے استعمال کرنا خاص مشرقی کا ہی حصہ ہے

۶۳- صراط دہانت المستقیم مجتبیٰ الیقین (۱۳:۳) اس میں صراط کا مخاطب پہلے مذکور نہیں۔ اور مجتبیٰ الیقین بھی بے موقع ہے خصوصاً حق الیقین پر رب داخل کرنا اور بھی نازیبا ہے۔

۶۴- والجنۃ المقیمۃ علی رضوان اللہ (۱۵:۳)

اس میں جنت کی صفت منقبضہ ذکر کرنا بالکل لغو ہے۔ کیونکہ وہ رضائے الہی پر کھڑا کرنے والی نہیں ہے۔ اور نہ ہی خدا کے دیدار پر کسی کو کھڑا کرتی ہے۔

۶۵- فاطر الشمس والجمود (۱۶:۳) اس سے پہلے احکم الحاکمین کا لفظ ذکر کیا گیا ہے جو اس فقرے سے کوئی ربط نہیں رکھتا۔

۶۶- یسئلہ من فی السموات ومن فی الصین (۱۶:۳) یہ فقرہ مضحکہ خیز ہے جسے دیکھ کر انسان مسیحا خستہ بننے لگتا ہے۔

(نہ طے) جنت میں مشرقی نے ایک اصول بیان کیا کہ جو مسلمان زمین کے مالک نہیں وہ جنت الارض کے حقدار نہیں۔ اور نہ ہی وہ صراط مستقیم پر ہیں۔ اور آخرت میں جنت المخلد سے بھی وہ محروم ہیں۔

اس کا نتیجہ ہمارے خیال میں یہ ہے کہ ہر ایک مسلمان کا فرض ہے کہ کم از کم اپنی قبر کے لئے پانچ زمین ضرور حاصل کرے۔

## تبلیغی کتابیں

### آفتابیت

مؤلف شیعہ اسلام مولانا الفاضل دہلوی۔ اس کتاب میں مذہب شیعہ کی حقیقت کا پل ٹوڑا۔ پر واضح کی گئی ہے۔ شیعوں کے جہاد طاعن شیعوں کی فقہ کے کھنا وٹنے مسائل شیعوں کے اصول و فروع اہل سنت کی صداقت پر قرآن و حدیث، اقوال ائمہ سادات رکتب شیعہ کے حوالہ سے بے زبردست دلائل بیان کئے گئے ہیں۔ اس کتاب کی موجودگی شیعہ کے مقابل میں زبردست حربہ کا کام دیتی ہے۔ مجتہدین شیعہ اس کے جواب سے عاجز آجائیں شیعہ کے حملہ اپنی تصانیف کے دندان شکن جواب دے گئے ہیں۔ قیمت تین روپے

نایابانہ عبرت روڈ و مقدمات قادیانی میں ان نو جداری مقدمات گورہ اسپور کی صحیح روڈ اور درج ہے جن پر میرزا نے قادیان دو سال تک سرگردان رہ کر سات سو روپہ جرمانہ یا جہد ماہ قید کے سزا پایا ہوئے تھے۔ ان واقعات کی تفصیل درج کتاب سے جو

دوران مقدمہ کے وقوع میں آئے رے مرزا صاحب کا اعلان عدالت میں شنس کھا کر گناہ گھنٹوں پاؤں پر کھڑا رہنا۔ پیاس سے جاں بلب ہو کر پانی مانگنا اور پانی نہ ملنا وغیرہ وغیرہ حالات قابل دیدیں۔ مرزا صاحب اور ان کے آراکین عدالت کو کوئی کورالین عبد الکرم کے حلفی بیانات میں دروغ بیاباں نبوت اور خلافت کی تعلق تھوٹنے کے لئے کافی ہیں۔ کتابت و طباعت دیدہ زیب ٹائٹل آرٹ پیپر رنگیں، قیمت صرف ایک روپیہ نمبر

ملنے کا پتہ منیجر جرمیدہ شمس السلام بھرہ پنجاب



## مشرقی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا قائل نہیں!

قدس مآب حضرت فقیر صاحبہ ایمان خلی کا بیان

ڈیرہ اسماعیل خان کے ضلع میں ٹانک سے ۲۰ میل کے فاصلہ پر سرحد آزاد کے قریب ایک فقیر صاحبہ بنتیں آپ کا اسم شریف محمد شہلا ہے سرحد آزاد اور ٹانک کے علاقہ میں آپ کے اراکندوں کی تعداد چالیس تیرہ سے ساڈھائی کی جاتی ہے گذشتہ سال انہوں نے خاکساروں کے لئے حضرت فقیر صاحبہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان سے خاکساروں کی حمایت میں فتویٰ حاصل کرنا چاہا۔ مگر انہیں ہاکامی ہوئی۔ بالآخر حزب الانصار کی طرف سے حضرت فقیر صاحبہ زین الدین صاحبہ حضرت فقیر غلام مصطفیٰ صاحبہ صدیقی فقیر صاحبہ کی خدمت میں پہنچے۔ اور تذکرہ اور مشرتی کی دیگر تحسیریں برائے ملاحظہ پیش کیں۔ فقیر صاحبہ نے تذکرہ کا مطالعہ پورے غور سے کیا۔ اور مشرتی نے اطاعت امیر کا جو مسئلہ بیان کیا ہے اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کے حکم کو زمانہ نبوی کے ساتھ خاص کیا ہے اور وہ بھی بحیثیت امت کے زمانہ امیر ہونے کے لئے بحیثیت رسول خدا اپنے کے گویا مشرتی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بحیثیت رسول خدا مطاع تسلیم نہیں کیا اور وہ کسی زمانہ بھی رسول کی حیثیت میں آپ کی اطاعت ضروری تسلیم نہیں کرتا۔ حضرت فقیر صاحبہ نے ان کفریہ عقاید کی بنا پر مشرتی سے بیزاری کا اعلان کیا اور آج ہم حضرت ممدوح کی ایک تحریر کا خلاصہ جو مجتبہ ہمارے پاس موجود ہے درج کرتے ہیں تاکہ قارئین ایک شیخ کامل کی تحریر سے مطلع ہو سکیں۔ (رمذی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہم نے عرصہ سے علامہ مشرتی کے عقائد اور تحریروں پر صبر کیا چنانچہ ہم نے آج علامہ مشرتی کی کتاب تذکرہ و رسائل وغیرہ کا مطالعہ کیا ہم ایسے عمل اور عقیدہ سے اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگتے ہیں کیونکہ علامہ مشرتی خداوند تعالیٰ کی مقدس کتاب یعنی قرآن شریف کی تکذیب کرتا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا بھی منکر ہے..... اذ اعرفت هذا فعلم ان المشرتی قال الاثمہ الامراجہ تلامیذ المنافقین فهذا القول منه بدعة شنیعة وفسق وقاله مبتدع والیضا قال المشرتی ان النبی علیہ الصلوٰۃ والسلام تربی فی التراب فهذا هتاک واهافۃ واسباب الرسول والساقی لا قوۃ لہ وان سلمہ علی سبیل البیض فتوبۃ جہم علی رأس المنیہ عند کافۃ الناس واما قولہ فی وجود الصانع بان لیس علیہ من لیل متفق علیہ فتیوٹ ودهر یہ ہذا عقیدۃ لادھریۃ فعلم ان المشرتی دھرتی۔ فقیر محمد شہلا سکتہ ایمان خلی لقمہ خود (مولوی عبد الحمید الامان خلی لقمہ خود سید احمد خان سکتہ ملاذی لقمہ خود

## مشرقی کے احکام اور فیصلے

(جناب مومن سید حسنی کے قلم سے)

مشرقی کے احکام اور فیصلے عجیب و غریب ہوتے ہیں ان کی ایک نازہ مثال ملاحظہ ہو۔

۱۔ ۱۲ جنوری کے الاصلاح میں صفحہ ۶ کے حاشیے پر مولے لفظوں میں اعلان ہے

”۱۹ جنوری کا الاصلاح خاکسار تحریک میں قیامت کا دن ہوگا۔ اس دن کئی نافرمان افسران بالا جو حسب حکم اپنی اپنی جگہ پر نہیں پہنچے بیدردی سے ذبح کر دئے جائیں گے“

۲۔ اب اس قیامت کا نظارہ دیکھئے معلوم ہوتا ہے کہ اس دن سے کہ مبادا تمام تحریک ہی ملت جائے یکدم سب افسران دی گئی بلکہ تقریباً صرف پانچ آدمیوں کو صرف پانچ سال کے لئے تحریک سے خارج کر دیا ہے۔ اور سب افسروں کو مہلت دیدی ہے تاکہ یہ دیکھ لیا جائے کہ خاکسار اس حکم سے کیا اثر لیتے ہیں۔

۱۹ جنوری کی قیامت کے فیصلے  
بھلا فیصلہ معظّم شاہ،  
محمد ایوب، رشید الدولہ، بشیر احمد  
شیر بہادر پانچ سال کے لئے  
خارج۔

باقی میں افسران کو موقع دیا جاتا ہے کہ ۲۳ جنوری کی شام تک اور سوچ لیں۔

چھٹا فیصلہ، ادارہ علیہ کے پاس صاحب السیادۃ مدار النظام کے ان فیصلوں کی اپیل کا کوئی حق نہیں الا یہ کہ رحم کی درخواست اور مقرر کردہ شیر الطاف کے ساتھ ان فیصلوں پر نظر ثانی کا امکان باقی ہے۔

ناظرین نے قیامت کا نظارہ کر لیا خصوصاً چھٹے فیصلے کا آخری فقرہ جس میں گنجائش رکھ دی گئی تاکہ خارج شدہ افسران مخالفت نہ ہو جائیں اور اپنے اثر کو تحریک کے خلاف نہ استعمال کریں۔ اب لیجئے نتیجہ ان احکام کا ملاحظہ کیجئے اور غور کیجئے کہ جو احکام اس قدر بڑا شور سے شروع ہوئے تھے اس لئے انکی سے ختم ہو گئے

۲۶ جنوری اور ۲۷ فروری کے پرچوں میں پھر موقع دیا گیا ہے اور ۲۹ فروری کے پرچے میں احکام شائع ہوئے ہیں۔ میں صرف ان پانچ افسران کا فیصلہ نقل کرتا ہوں جو ۱۹ جنوری کو خارج ہو چکے تھے۔

۱۔ محمد ایوب کی طرف سے تین سفارشیں۔ دو خط ایک میسروریل پہنچے فیصلہ اس شرط پر تحریک میں پھر داخل کیا جاتا ہے کہ آئندہ کوئی حکم عدولی لفظ نہ پھر نے کا تحریری عند نامہ ۵ فروری تک ادارہ علیہ میں روانہ کرے۔ بطور ناظم مردان میں بوجہ عزیز کی خطرناک بیماری کے قیام کرے کم از کم دو سو خاکسار بوردی کرے اور ایک ماہ کے

بعد کم لے۔  
۲۔ بشیر احمد ایک طویل خط ایک باب عالی میں خط ”فیصلہ“ یکم تاریخ صبح دس بجے تک اپنے عملے کا چارج لے چوں و چرا لے۔ اور پچھلی غفلت کی تلافی لے پناہ عمل سے کرے۔

۳۔ شیر بہادر کے معافی نامہ آنے پر اس کو صوبہ سرحد میں بطور نائب حاکم اعلیٰ مقرر کیا جاسکتا ہے ملاحظہ ہو معافی نامہ نہیں آیا اور سبنا مشورہ ہو رہی ہے لغوی تحریک کی جاری ہے کہ معافی نامہ بھیج دے تاکہ ہم اپنا حکم واپس لے سکیں۔

۴۔ معظّم شاہ کا تحریری معافی نامہ پہنچ چکا ہے۔ بطور نائب حاکم اعلیٰ صوبہ کشمیر کام شروع کرے ۱۲ جون تک بڑے سراد خاکسار بوردی کرے یا ایک ہزار روپیہ بیت المال میں داخل کرے۔

۵۔ رشید الدولہ چونکہ اس کا معافی نامہ نہیں پہنچا اور وہ تنہا رہ گیا ہے سردست مرت اسقدر گنجائش نکال سکتی ہے کہ انہیں صاحب کیا ضرورت پڑی؟ مومن سید حسنی کہ اگر وہ ۵ فروری تک تحریری اقرار کرے کہ حکم عدولی نہ کرے گا تو ۵ سال کیلئے بطور خاکسار سپاہی شامل کر لیا جائے لیکن اس صورت میں کہ خاکساری صف میں ۵ فیصدی حاضریاں پوری کرنی پڑیں گی۔

ناظرین آپ نے دیکھ لیا کہ سرائوں کا اعلان کس زور شور سے ہوا۔ اور نتیجہ کیا نکلا۔ کیا ایسا آدمی اس قابل ہے کہ مسلمان اسے اپنا قائد بنائیں۔ قائد تو وہ ہونا چاہیے جس کے حکم نہ بدیں۔ علامہ صاحب حکم دیتے ہیں لوہیں چھپاتے ہیں اور ان کو تبدیل کرتے ہیں۔ خود کرو اور ان کے تو معافی مانتی تو یہ فیصلے تبدیل ہوئے۔ لیکن شیر بہادر اور رشید الدولہ کی سبائیں کیوں مشورہ اور تبدیل ہو گئیں۔ (مومن سید حسنی)

## ضروری گذارش

جن حضرات نے چند ہندوستانی آرڈر روانہ کرنے کا وعدہ فرمایا تھا ایسے حضرات کی خدمت میں التماس ہے کہ جلد ہندوستانی آرڈر ارسال فرما کر مومن فرما میں نمونہ طلب کرنے والے حضرات بھی اپنے عذریہ سے مطلع فرمائیں۔  
جن اصحاب کی میعاد خریداری ختم ہو چکی ہے وہ ہندوستانی آرڈر چند روزہ فرمائیں۔

جواب طلب امور کیلئے واپسی کا رویہ کتب آنا چاہیے



